14
Jamia Naqshbandia
M. Bustan-ul-Aloom
Mujahid Abad Kadhala (A.K.)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

ہم کو سیدھے راستے پر چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان فرمایا (فاتحہ: ۶۔۵)

صراطِ مستقیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر
۱۰

ادارۂ مسعودیہ
۲/۶۔ ۵۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)
اسلامی جمہوریۂ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

Marfat.com

Marfat.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

ہم کو سیدھے راستے پر چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان فرمایا (فاتحہ: ۵-۶)

صراطِ مستقیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

۱۰

ادارۂ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی، (سندھ)
اسلامی جمہوریۂ پاکستان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نے کرم فرمایا۔ انسان بنایا[۱] ___ بولنا سکھایا[۲] ___ لکھنا سکھایا[۳] ___ مسلمان بنایا[۴] ___ بڑا احسان فرمایا[۵] ___ پاکی و پاکیزگی اور دانائی و حکمت سے آراستہ و پیراستہ فرمایا[۶] ___ مانگنے کا سلیقہ بتایا اور یہ بول سکھائے:

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ[۷]

(ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا)

اور اس راستہ کے لیے فرمایا ___ یہ سیدھا راستہ تو ہمارا ہے اس پر چلتے رہو اِدھر اُدھر نہ بھٹک جانا[۸] ___ یہ ہمارے محبوبوں کا راستہ ہے، یہ ہمارا ہی راستہ ہے ___ اس کو کسی اور کا راستہ نہ سمجھ لینا ___ وہ ہمارے ہیں، ہم اُن کے ہیں، جو اُن کا ہے، وہ ہمارا ہے ___ جو اُن کا نہیں، وہ ہمارا نہیں ___ اُنھوں نے ہم سے پیمانِ محبّت باندھا ہے ___ ان پر ہمارا انعام و احسان ہے ___ ہاں اُنھیں برگزیدہ اور چنیدہ نفوسِ قدسیہ میں وہ بھی تھے جن کو زمانہ مجدّد الف ثانی کے نام سے جانتا اور یاد کرتا ہے اور جن کا نام نامی شیخ احمد سرہندی ہے ___ جو ۹۷۱ھ / ۱۵۶۴ء میں سرہند شریف (مشرقی پنجاب، بھارت) میں پیدا ہُوئے اور ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء میں وہیں انتقال فرمایا[۹] ___ ان کی شان کیا بیان کی جائے، اقبال نے کہا تھا ؎

Marfat.com

Jalsa Naqshbandia
Bustan-ul-Aloom
Mujahid Abad Kadhal (AK)

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار[۱]

اور آپ کی قبر مبارک کے لیے کہا تھا ع

وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلع انوار

آپ کی قبر مبارک کے ذرّوں کے سامنے اقبال کو ستارے بھی ٹمٹماتے ہوئے نظر آرہے ہیں ؎

اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار[۱۱]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شان کیا بیان کی جائے ــــــ عقل دنگ رہ جاتی ہے، حیرت بڑھتی چلی جاتی ہے ــــــ زندگی زمین سے آسمان تک اور آسمان سے ماوراء آسمان تک پھیلتی چلی جاتی ہے۔

آپ کے مقام ولادت شہر سرہند کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بہت سے شہروں پر فوقیت و برتری عطا فرمائی اور اس کو اپنے خاص انوار سے منوّر فرمایا[۱۲] ــــــ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آپ کی تربیت فرمائی، آپ کا سلسلہ رحمانی اور طریقہ سُبحانی ہے[۱۳] ــــــ دائرۂ ولایت سے وراء آپ کو وہ علوم و معارف عطا کیے گئے جو انوارِ نبوّت کے چراغ سے روشن ہیں[۱۴] ــــــ آپ کو شان العلم سے بلند و بالا مملکتِ شان الحیات کی سیر کرائی گئی جس کے پہلو میں شان العلم ایک چھوٹی سی نہر کی مانند ہے اور جس کے ایک گوشے میں ابن العربی تشریف فرما ہیں[۱۵]۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سند خاص عطا فرمائی اور مقام شفاعت سے حصّہ عطا فرمایا[۱۶] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بچھڑے ہوؤں کو ملانے والا "صلہ" قرار دیا[۱۷] آپ کی نگاہ بلند لوح محفوظ پر تھی[۱۸] ــــــ آپ کی نظر عالم برزخ پر تھی اور آپ وہاں کے عجائبات بچشم خود ملاحظہ فرماتے

Marfat.com

تھے[۱۹] ـــــ آپ کی نظر کائنات پر تھی ، برّصغیر کے وہ شہر آپ کی نظروں کے سامنے جگمگا رہے تھے جہاں انبیاء علیہم السّلام مدفون ہیں[۲۰] ـــــ آپ مستجاب الدّعوات تھے ، آپ کی دُعا سے قضائے مُبرَم بھی ٹل جایا کرتی تھی[۲۱] ـــــ الغرض آپ کا مقام بہت ہی بلند ہے ، اس بلندی تک ہماری فکر و نظر کی رسائی ممکن نہیں ـــــ

آپ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے قافلہ سالار ہیں جو خلیفۂ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دامن سے وابستہ ہے جن کے دل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے وہ سب کچھ ڈال دیا جو آپ کے مبارک سینہ میں ڈالا گیا تھا ، آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر اتم ہیں ـــــ اس سلسلہ عالیہ کی عظمت و جلالت اور اقربیت و محبوبیت کے لیے یہی ایک نسبت کافی ہے[۲۲] ـــــ

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے غیبی خزانوں سے آپ کو بہت کچھ عطا فرمایا ، مکتوبات شریف اسرار و معارف کا بحر زخّار ہیں جس کا احاطہ ممکن نظر نہیں آتا ـــــ

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ معاشرے کے اس عظیم طبقے کے قافلہ سالار ہیں جس نے جہان نو کی خبر دی ، جس نے اسلام کا بول بالا کیا ، جس نے دلوں کو ملایا ، جس نے اسلام کے لیے سب کچھ لُٹایا ، جو کچھ کہا ، اللہ کیلئے کہا ـــــ جو کچھ کیا ، اللہ کے لیے کیا ، مخلوق سے کچھ نہ چاہا ـــــ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی مقدس شخصیت اس گروہ احرار کی قائد و رہنما ہے ، آپ کی شخصیت کے ارد گرد سب جمع نظر آرہے ہیں ؎

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) ، مسلک دیوبند

Marfat.com

کے مولوی رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) مسلک اہل حدیث کے نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ء) مسلک بریلوی کے قائد مولانا احمد رضا خاں بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) آپ کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء)، جدید دانشوروں کی محبوب شخصیت ڈاکٹر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء) الغرض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تعریف میں سب ہی رطب اللسان نظر آتے ہیں ___

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

ان کی جلالت شان یہاں تک پہنچی کہ ان کے متعلق بے کھٹکے کہا جاسکتا ہے کہ ان سے محبت رکھنے والا مومن و متقی ہے اور عداوت رکھنے والا فاجر و شقی ہے۔[۲۴]

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں :

جس کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ مَیں اور آپ آج مسلمان تو کہلاتے ہیں۔[۲۵]

(۳) نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں :

اولیاء اللہ میں آپ کا مرتبہ ایسا ہے جیسے انبیاء میں اولوالعزم حضرات کا ___ آپ کا طریقہ کتاب وسنت کی اتباع پر مبنی ہے۔[۲۶]

(۴) مولانا احمد رضا خاں بریلوی[۲۷]، ندوۃ العلماء لکھنو کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد علی مونگیری کے نام ایک خط میں ان کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا ایک اہم ارشاد یاد دلاتے ہوئے اس کو واجب الاطاعت قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :

بالفعل آپ جیسے صوفی صافی کو حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

Marfat.com

کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور اس عین ہدایت کے امتثال کی اُمید رکھتا ہوں، حضرت ممدوح اپنے مکتوبات شریفہ میں فرماتے ہیں:

"فسادِ مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کافرست"

(ترجمہ: بدعتی کا فتنہ سینکڑوں کافروں کی صحبت کے فتنے سے بدتر ہے)

مولانا! خدارا انصاف، آپ یا زید اور اراکین (ندوۃ العلماء) مصلحت دین و مذہب کو زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شیخ مجدد؟ مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے اُمید نہیں کہ اس ارشاد ہدایت بنیاد کو معاذ اللہ باطل جانیئے اور جب وہ حق ہے اور بے شک حق ہے تو کیوں نہ مانیئے؟[۲۸]

(۵) مدینہ منورہ کے عارف کامل اور فاضل جلیل مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) کے جدِّ اعلیٰ علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی (م ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۷ء) نے سب سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو 'مجدد الف ثانی' لکھ کر دوسرے ہزارے کے لیے آپ کی مجددیت کا اعلان فرمایا ___ بقول شیخ محمد عارف مدنی، مفتی ضیاء الدین مدنی، اپنے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے لیے فرمایا کرتے تھے ___

"حضرت مجدد تو ہمارے سر کے تاج ہیں"

(۶) مشرق کے عظیم شاعر و فلسفی ڈاکٹر محمد اقبال تو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ اپنے مشہور "تصور خودی" کی بنیاد ہی حضرت مجدد کے تصور "وحدۃ الشہود" پر رکھی[۲۹] ___ وہ حضرت مجدد کے فیض کی اس طرح بھیک مانگ رہے ہیں ؎

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے کہ تیرا فیض ہو عام اے ساقی![۳۰]

Marfat.com

وہ ظلمت کدۂ ہند میں مہتاب کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور حضرت مجدّد کی چوکھٹ پر کھڑے عرض کر رہے ہیں ؎

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ

ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی ![31]

آپ نے ملاحظہ فرمایا، سب ہی علماء اور دانشور حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کے گرد جمع ہیں اور ان کو خراجِ عقیدت پیش کر رہے ہیں ___ جن امور میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اگر ہم حضرت مجدّد کے ارشادات کی روشنی میں ان کا جائزہ لیں تو اختلاف سے اتحاد کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں کیونکہ آپ سب ہی کے محبوب ہیں ___ جسموں کا اتحاد کوئی معنی نہیں رکھتا، اصل اتحاد فکر کا اتحاد ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو اتحادِ فکر کی دولت سے مالا مال فرمائے تاکہ ہم محبت و یگانگت کی فضا میں سانس لے سکیں اور بے چین رُوحوں کو چین کا پیغام دے سکیں ___

اب ہم حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کے فارسی مکتوبات سے اختلافی مسائل کے بارے میں اقتباسات پیش کریں گے تاکہ سب پر واضح ہو جائے کہ باطل کیا ہے اور حق کیا ہے؟ اور صراطِ مستقیم تلاش کر لیا جائے ___

عقیدہ

صحیح عقیدوں اور سچے خیالوں سے زمینِ دل پھلتی پھولتی ہے، عقائد صحیح نہ ہوں، خیالات پراگندہ ہوں تو زندگی بے کیف ہو کر رہ جاتی ہے، شباب کی مستی جب ختم ہوتی ہے انسان کھویا کھویا سا معلوم ہوتا ہے ___ زندگی عذاب بن جاتی ہے، مایوسیاں گھیر لیتی ہیں، جو مٹی سے بنا تھا وہ مٹی میں مل جاتا ہے ___ وہ گرد و غبار میں کھو جاتا ہے ___ یہ انجام بھی کوئی انجام ہے؟ ___ یہ زندگی بھی کوئی زندگی ہے؟

Marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ عقائد کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

علماء اہل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیھم کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں[۳۲] کیوں کہ آخرت کی نجات انھیں بزرگواروں کی بے خطا آراء اور اقوال کی تابعداری پر موقوف ہے۔[۳۳]

خالق و مخلوق

○ ——— ذات باری تعالیٰ کے بارے میں حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کا تصور یہ ہے :

اللہ تعالیٰ اپنی ذات مقدس کے ساتھ خود موجود ہے اور تمام اشیاء اس تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔[۳۴]

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں آپ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ عوام کے فہم سے بہت ہی بلند ہیں۔ ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں :

توحید سے مراد یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے حق کی توجہ (سے) خلاصی حاصل ہو جائے۔ جب تک دل ماسوائے حق (غیر حق) کی گرفتاری میں پھنسا ہوا ہے، اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہو، توحید والوں سے نہیں ہے۔[۳۵]

آگے چل کر فرماتے ہیں :

ہاں ایک کہنا اور ایک جاننا ایمان کی تصدیق کے لیے ضروری ہے اور اس سے چارہ نہیں۔[۳۶]

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نزدیک توحید کی حقیقت یہ ہے کہ موحد کے دل سے غیر اللہ کا خیال تک نکل جائے۔ (ہر وہ چیز غیر اللہ ہے جو

Marfat.com

مسلمان کو اللہ سے غافل کر دے) ـــــ البتہ جو اللہ کو ایک کہتا اور مانتا ہے وہ بھی موحد ہے ـــــ

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اس کے خلاف ہیں کہ نقائص وعیوب کو اللہ سے نسبت دی جائے ـــــ آپ فرماتے ہیں :

اور نقائص کی باتیں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی جناب قدس سے مسلوب ہیں اور حق تعالیٰ جواہر، اجسام اور اعراض کی صفات ولوازم سے پاک و منزہ ہے۔ نیز زمان ومکاں اور جہت کی بھی حضرت حق تعالےٰ کی شان میں گنجائش نہیں ہے کیوں کہ سب چیزیں اُسی کی مخلوق ہیں [۳۷]

بعض حضرات حق تعالیٰ کے لیے غیب کی اس بنا پر نفی کرتے ہیں کہ اُس سے تو کوئی چیز چھُپی ہوئی نہیں ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اس خیال کی تردید فرماتے ہُوئے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

حق تعالیٰ اپنے کلام مجید میں علم غیب کے ساتھ اپنی تعریف فرماتا ہے اور اپنے آپ کو عالم الغیب فرمایا ہے۔ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ سے علم غیب کی نفی کرنا نہایت ہی قبیح اور بُرا ہے اور فی الحقیقت حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی (ایک گونہ) تکذیب ہے [۳۸]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کے قائل ہیں، وہ اس کے بھی قائل ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باری تعالےٰ کا دیدار فرمایا اور ان حضرات کی تکذیب فرماتے ہیں جو اس بنا پر دیدارِ الٰہی کے قائل نہیں کہ یہ دُنیا میں رہتے ہُوئے ممکن نہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

شب معراج میں آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رویت (باری تعالیٰ) دنیا میں واقع نہیں ہُوئی بلکہ آخرت میں واقع ہُوئی ہے کیوں کہ آں سرور

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رات جب مکان و زماں کے دائرے سے باہر پہنچ گئے اور تنگیٔ مکاں سے نکل گئے تو ازل و ابد کو آن واحد پایا اور ابتدا ء و انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھا، اہلِ بہشت کو جو ہزار ہا سال کے بعد بہشت میں جائیں گے، دیکھ لیا۔[۳۹]

تعظیم و تکریم قرآن

○ —— دورِ جدید میں بعض اسلامی ممالک میں جو بین الاقوامی سازشوں کی زد میں ہیں، قرآن کریم کی تعظیم و تکریم نہیں کی جاتی، نہ اس پر چولی چڑھائی جاتی ہے، نہ جزدان میں لپیٹا جاتا ہے بلکہ بے کھٹکے زمین پر رکھ دیا جاتا ہے جب کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے قرآن عظیم کی تکریم و تعظیم ثابت ہے جبھی تو تیرہ صدیوں تک مسلسل قرآن کریم کا احترام کیا گیا بلکہ اَب بھی تمام ممالک میں کیا جاتا ہے۔ افسوس قرآنِ کریم کی تعظیم و تکریم جو کبھی اختلافی مسئلہ نہ تھا، دشمنانِ اسلام کی سازشوں نے اس کو بھی اختلافی مسئلہ بنا دیا۔ اس سلسلے میں حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کا موقف نہایت ہی معقول اور مدلّل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

قرآن مجید خداوند جلّ سُلطانہٗ کا کلام ہے جس کو حرف و آواز کے لباس میں ہمارے پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمایا گیا ہے اور اس کے ذریعہ بندوں کو امر و نہی کا حکم دیا گیا ہے ——

جس طرح ہم اپنے کلامِ نفسی کو تالو اور زبان کے ذریعہ حرف و آواز کے لباس میں لاکر ظاہر کرتے ہیں اور اپنے پوشیدہ مقاصد و مطالب کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح حضرت حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام نفسی کو تالو اور زبان کے واسطے کے بغیر محض اپنی قدرتِ کاملہ سے حرف و آواز کا لباس عطا فرماکر اپنے بندوں کے لیے بھیجا ہے اور اپنے پوشیدہ اوامر و نواہی کو حرف و آواز کے ضمن میں

Marfat.com

رہ کر ظاہر فرما دیا ہے۔ اس کلام کی دونوں قسمیں یعنی نفسی و لفظی حق جل و علا کا کلام ہیں اور ان دونوں قسموں پر کلام کا اطلاق کرنا حقیقت کے طور پر ہے جس طرح کہ ہمارے کلام کی دونوں قسمیں نفسی و لفظی حقیقت کے طور پر ہمارا کلام ہیں اور یہ کہ قسمِ اوّل حقیقت ہے اور قسمِ ثانی مجاز، کیوں کہ مجاز کی نفی جائز ہے اور کلام نفسی کی نفی کرنا اور اس کو کلام خدا نہ کہنا کفر ہے۔[۴۰]

شریعت و طریقت

○ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے مکتوبات میں شریعت پر خاص زور دیا ہے اور اس خیال کو باطل قرار دیا ہے کہ شریعت و طریقت دو الگ الگ حقیقتیں ہیں۔ آپ کے نزدیک شریعت، طریقت ہے اور طریقت شریعت ہے۔[۴۱] حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے مکتوبات میں اکبر بادشاہ اور جہاں گیر بادشاہ کے درباریوں، وزیروں اور عوام و خواص سب کو شریعت کی طرف متوجہ کیا اور اس کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ ہم مکتوبات سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو مسلمانوں کے لیے کتنا ضروری خیال فرماتے ہیں:

(۱) مستقیم الاحوال مشائخ ــــــ شریعت و طریقت اور حقیقت کے تمام مراتب میں حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی اطاعت کو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت میں جانتے ہیں اور حق تعالیٰ کی وہ اطاعت جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی اطاعت) کی صورت میں نہ ہو اسے عین ضلالت و گمراہی خیال کرتے ہیں۔[۴۲]

انسان جب تک پراگندہ تعلقات کے میل کچیل سے آلودہ ہے، (محبوب حقیقی) سے محروم و مہجور ہے۔ حقیقت جامع (دل) کے آئینے

Marfat.com

کو غیر اللہ کی محبت کے زنگ سے صاف کرنا ضروری ہے اور اس زنگ کو دُور کرنے کے لیے سب سے بہتر مصقلہ (زنگ دُور کرنے والی چیز) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن و بلند سنّت کی پیروی کرنا ہے۔ اتباع سنت کا دار و مدار نفسانی عادتوں کے ہٹانے اور ظلماتی رسموں کے دُور کرنے پر ہے[۴۳]

(۲) محبُوب رب العالمین (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) ـــــ کی اتباع کے بغیر نجات ممکن نہیں۔[۴۴]

(۳) پس لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی ہمت کو احکام شرعیہ کی بجا آوری میں صرف کیا جائے اور اہلِ شریعت علماء و صلحاء کی تعظیم و توقیر کرنی چاہیئے اور شریعت کو رواج دینے میں کوشاں رہنا چاہیئے اور گمراہ اور اہلِ بدعت کو ذلیل و خوار رکھنا چاہیئے۔[۴۵]

(۴) جو کچھ کل قیامت کے دن کام آئے گا حضرت' صاحب شریعت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی متابعت ہے[۴۶]

(۵) آپ کی اُمت آپ ہی کی متابعت کی برکت سے خیر الامم قرار دی گئی اور ان میں سے اکثر اہلِ جنّت میں سے ہیں اور کل بروز قیامت آپ ہی کی متابعت کی بدولت تمام اُمتوں سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے اور وہاں کی نعمتیں حاصل کریں گے[۴۷]

(۶) اگر ان دو باتوں میں استحکام ہو جائے تو پھر کوئی غم نہیں:

(ا) صاحب شریعت غرّا وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسلام کی متابعت۔

(ب) شیخ طریقت سے عقیدت و محبّت۔[۴۸]

بعض اسلامی ممالک میں کلام لفظی کو کلام اللہ نہیں سمجھتے۔ جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نزدیک کلام اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے حضور باادب رکھے

Marfat.com

آمین ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب قرآنی اوراق نکالتے تو چومتے اور سر پر رکھتے ، نہ معلوم ہم کو کیا ہو گیا ، ہم کہاں سے کہاں چلے گئے !

سجدۂ تعظیمی

○ ـــــ سجدۂ تعظیمی کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا موقف بالکل واضح ہے۔ آپ فرماتے ہیں :

بعض فقہانے اگرچہ بادشاہوں کے لیے سجدۂ تحیہ جائز رکھا ہے ، لیکن بادشاہوں کے لیے مناسب یہی ہے کہ اس امر میں حق سُبحانہٗ وتعالےٰ کی بارگاہ میں تواضع کریں اور اس قسم کی ذلت و انکساری حق تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے پسند نہ کریں ۔ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک جہاں کو اُن کے تابع اور محتاج بنایا ہے ، اس نعمت کا شکر بجا لائیں اور اس قسم کی تواضع کو جس سے کمال درجہ کا عجز و انکسار ظاہر ہوتا ہے جناب قدس تعالیٰ کی بارگاہ کے ساتھ مسلّم رکھیں اور اس امر میں کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بنائیں ۔ اگرچہ بعض نے اس امر کو جائز رکھا ہے لیکن مناسب یہی ہے کہ ان کا حسن تواضع اس امر کو پسند نہ کرے ۔[۴۹]

۱۰۲۸ھ / ۱۶۱۸ء میں جب جہانگیر بادشاہ نے اپنے دربار میں بُلایا تو آپ نے سجدۂ تعظیمی سے انکار کر دیا جس کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں اُٹھائیں مگر غیر اللہ کے آگے سر نہ جھکایا ؎

گردن نہ جُھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے گرمیِ احرار[۵۰] (اقبال)

نور و بشر

○ ـــــ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

ایک جگہ 'نور' فرمایا[۵۱] اور دوسری جگہ 'بشر' کہلوایا[۵۲] ــــــ انسان حیران ہے، کیا کہے کیا نہ کہے! ــــــ یہی حیرانگی اختلاف کا سبب بنی ــــــ 'نور' کے 'بشر' ہونے کی اللہ نے یہ حکمت بیان فرمائی کہ بشر کو جب بنی اُنس پیدا ہوتا ہے جب اُس کا ہادی و رہبر لباس بشری میں ہو، اسی لیے فرمایا ــــــ

اگر نبی فرشتہ کر کے بھیجتے جب بھی اسے مرد (بشر) ہی بناتے اور ان پر وہ شبہ رکھتے جس میں اَب پڑے ہیں[۵۳]

یعنی منشیت ایزدی یہی ہے کہ انسانوں کو جو بھی ہدایت کے لیے بھیجا جائے خواہ وہ نُور ہی کیوں نہ ہو، انسان ہی کی شکل میں اور لباس بشری میں بھیجا جائے گا ــــــ حقیقت یہ ہے کہ چاہنے والے اور محبّت کرنے والے محبوب کی حقیقت کی کھوج نہیں لگاتے، وہ تو اس کے حسن و جمال پر مرمٹتے ہیں، یہ محبت کی فطرت ہے۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ نظر یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کی طرح لباس بشری میں اُلجھ کر نہ رہ جائے ــــــ

اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا موقف بالکل واضح ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

جاننا چاہیئے 'خَلقِ محمدی' دوسرے تمام افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ افراد عالم میں کوئی بھی فرد ان کی پیدائش کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے حق جل و علا کے نُور سے پیدا ہُوئے ہیں جیسا کہ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

خلقت من نور اللہ[۵۴]

(میری پیدائش اللہ تعالیٰ کے نُور سے ہُوئی ہے)

ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:-

جن محجوبوں نے جناب محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہا اور

Marfat.com

دوسرے لوگوں کی طرح خیال کیا وہ آپ کی ذات سے منکر ہو گئے ــــ

جس طرح کفار نے انبیاء علیہم السلام کو دوسرے لوگوں کی طرح جانا اور کمالات نبوت کے منکر ہو گئے [۵۵] ــــ

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں :

عام لوگ ظاہری شرکت دیکھتے ہیں اور خواص بلکہ اخص الخواص کو اپنے رنگ میں تصور کر کے انکار و اعتراض میں آجاتے ہیں اور محروم رہ جاتے ہیں۔ [۵۶]

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

جن محروموں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا تو لازمی طور پر وہ (آپ کے) منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت اور رحمت عالمیاں کے عنوان سے جانا اور باقی تمام لوگوں سے ممتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ [۵۷]

دُنیا اور آخرت کی زندگی

○ ــــ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے نیکوکار مسلمانوں کو اچھی زندگانی کی بشارت دی [۵۸] ــــ شہیدوں کو حیات جاوید کی خوشخبری سُنائی [۵۹] ــــ اپنے دوستوں اور محبوبوں کو دُنیا و آخرت کی خوشخبریاں سُنائیں [۶۰] ــــ پھر انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی کیا بات کی جائے اور امام الانبیاء تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی حقیقت تک کس کی رسائی ہو؟ ــــ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ انبیاء علیہم السلام کی زندگی پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

آپ نے سُنا ہو گا الانبیاء یصلّون فی القبور ــــ انبیاء علیہم

Marfat.com

السلام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں ـــــ ہمارے پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام شب معراج میں جب حضرت کلیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک سے گزرے تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں ـــــ اس مقام کے معاملات نہایت عجیب و غریب ہیں [۶۱]

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

اور آج کل چوں کہ میرے فرزند اعظم مرحوم (محمد صادق) کی وفات کی وجہ سے اس مقام (عالم برزخ) کی طرف توجہ اور نظر کرنے کا بہت اتفاق ہوتا ہے اس لیے نہایت ہی عجیب و غریب اسرار ظاہر ہوتے ہیں اگر ان کا تھوڑا سا حصہ بھی بیان کیا جائے تو فتنہ کا باعث ہو جائے گا۔

پھر فرماتے ہیں :

قبر بھی جنت کے باغوں میں ایک باغیچہ ہے ، اگرچہ عقل کوتاہ اندیش ان باتوں کے تصور سے عاجز ہے لیکن وہ اور ہی آنکھ ہے جو ان عجائبات کا تماشا دیکھتی ہے۔ [۶۲]

نُور ہی نُور

○ ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا سایہ تھا یا نہیں ؟ ـــــ اس میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا موقف یہ ہے :

چوں کہ آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود عالم ممکنات سے نہیں ہے بلکہ اُس عالم کے فوق سے ہے تو لازمی طور پر آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا سایہ نہ تھا ، اور پھر یہ بھی ہے کہ عالم شہادت

Marfat.com

میں کسی شخص کا سایہ اس شخص سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور آپ سے زیادہ عالم میں کوئی چیز لطیف ہی نہیں تو سایہ کی کیا گنجائش ہے؟ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات ۔۔۔ ۶۳

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ ۔۔۔۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے محبوب بھی ہیں اور مطلوب بھی، اسی لیے آپ کی محبت کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے اور اطاعت کی بھی تاکید کی گئی ہے ۔۔۔۔ پھر بھی اختلاف پایا جاتا ہے اور تعظیم سے روکا جاتا ہے ۔۔۔۔ اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے بڑی دل لگتی بات فرمائی ہے، آپ فرماتے ہیں :۔

حضرت محمّد رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی شان کو اس دنیا میں کیا پا سکتے ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی کو اس جہاں میں کیا پہچان سکتے ہیں کیوں کہ اس دار ابتلا (دنیا) میں سچ، جھوٹ کے ساتھ اور حق، باطل کے ساتھ ملا ہُوا ہے ۔۔۔۔ لیکن قیامت کے دن آپ کی عظمت و بزرگی معلوم ہو جائے گی جب کہ آپ پیغمبروں کے امام ہوں گے اور ان کی شفاعت کرنے والے ہوں گے اور حضرت آدم علیہ السّلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء والمرسلین من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا ان کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے ۔۔۔ ۶۴

علم عطائی

○ ۔۔۔۔ کیا ہم اور کیا ہمارا علم؟ ۔۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں ۔۔۔۔ ہم تو ان کے علم کا اندازہ لگانے سے بھی قاصر ہیں جنہوں نے اُستادوں سے سیکھا اور کتابوں سے پڑھا ہے ۔۔۔۔ ان کے علم کی کیا بات کریں جن کو اللہ نے

Marfat.com

اپنے کرم سے سکھایا اور پڑھایا ؟[۶۵] ____ ان کے غلاموں کا حال یہ ہے کہ جب ہم ان کے علم کو دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ انھیں غلاموں میں ایک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بھی تھے ____ آپ فرماتے ہیں :

حق جل سلطانہٗ کے انعامات سے کیا کیا تحریر کرے اور اس کا شکریہ کس طرح ادا کرے ؟ ____ وہ علوم و معارف جن کا فیضان ہوتا رہتا ہے ان میں سے بیشتر حصہ تحریر ہوتا رہتا ہے اور ہر اہل اور نا اہل کے گوش گزار ہوتا رہتا ہے لیکن وہ اسرار و دقائق جن کے ساتھ یہ فقیر ممتاز ہے اس کا ذرا سا حصہ بھی اظہار نہیں کیا جا سکتا بلکہ رمز و اشارے سے بھی ان دقائق کا ذکر نہیں کیا جا سکتا ____ یہ دولت جس کے پوشیدہ رکھنے میں ہم کوشش کرتے ہیں انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات بھی اس دولت میں شریک ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کی متابعت کرنے والوں میں سے جس کو اس دولت سے مشرف فرمائیں وہ بھی اس دولت میں شریک ہے ____ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو قسم کے علم سیکھے ہیں، ان دو علموں میں سے ایک یہ ہے جو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا اور بیان کیا اور دُوسرا علم وہ ہے کہ اگر میں تم پر ظاہر کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے ____ اور علم، علم اسرار ہے کہ ہر شخص کا فہم وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا ____ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑے فضل والا ہے۔[۶۶]

مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولا تعالیٰ انبیاء علیہم السّلام کو اپنا خاص علم فرماتا ہے جس کا بار بار قرآنِ حکیم میں ذکر کیا گیا ہے،[۶۷] یہ بھی معلوم ہُوا کہ متابعت کے طفیل اس علم کا کچھ حصہ آپ کے غلاموں کو بھی ملتا ہے اور یہ بھی

Marfat.com

معلوم ہوا کہ یہ وہ علوم ہیں جن تک عام فہم کی رسائی نہیں، جب ہم علم کے حوالے سے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں اور ان کے علوم و معارف کا انکار کرتے ہیں تو ہم طفل ناداں معلوم ہوتے ہیں ــــــ

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتے ہیں :

حدیث مبارکہ "میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا" ــــــ اپنے اور اپنی اُمت کے احوال کے جاری ہونے سے غافل نہ ہونے کی خبر دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں 'نیند' وضو کو توڑنے والی نہیں ہوتی اور چوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کی حفاظت کے بارے میں جانوروں کے محافظ کی طرح ہیں اس لیے غفلت آپ کے منصب نبوت کے مناسب نہیں ہے۔[۶۸]

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں غفلت نام کی کوئی شے نہیں کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو غافلوں کو ہوشیار کرے۔ جو خود غافل و بے خبر ہو وہ دوسروں کو کیا ہوشیار کرسکتا ہے ــــــ ؟

محبّت رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم

○ ــــــ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک روز قرآن پاک کی تلاوت فرمارہے تھے کہ سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۲۴ سامنے آگئی جس میں اللہ و رسول کے لیے مسلمانوں سے ایسی محبّت کا مُطالبہ کیا گیا ہے جس کے سامنے والدین، بھائیوں، بیویوں، رشتہ داروں، مال و دولت، مال تجارت، شاندار و دل پسند مکانوں کی محبت ہیچ نظر آئے ــــــ حضرت مجدد فرماتے ہیں :-

اس آیت کریمہ کو پڑھتے ہی بہت گریہ طاری ہُوا اور خوف غالب آگیا

Marfat.com

____ اس اثناء میں اپنے حال کا جائزہ لیا تو مَیں نے اندازہ لگایا کہ مَیں ان چیزوں میں سے کسی چیز میں گرفتار نہیں ہوں۔[۶۹]

محبّت صادق، دیوانگی و جنوں چاہتی ہے ؎

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے مکتوبات میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے:

لن یؤمن احدکم حتیٰ یقال لہ انہ مجنون

(تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان دار نہ ہوگا جب تک اس کو دیوانہ نہ کہا جائے)[۷۰]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کا کمال یہ ہے کہ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے۔[۷۱] حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہُوئے یہ نفیس نکتہ بیان فرماتے ہیں:

یہ بات (شرعی اور عقلی طور پر) طے شُدہ اور ثابت ہے کہ جس چیز میں محبوب کے اخلاق و عادات پائے جائیں، محبوب کے تابع ہونے کی وجہ سے وہ چیز بھی محبوب ہو جاتی ہے اور آیت کریمہ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ[۷۲] (یعنی تم میری پیروی کرنے لگو تا کہ اللہ تم سے محبّت کرنے لگے) میں اس رمز کا بیان ہے۔ پس ہر عقلمند اور سمجھ دار پر واجب ہے کہ ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کامل طریقہ پر اتباع کرے۔[۷۳]

ہمیں کامل اتباع کا حکم دیا گیا ہے ____ اعمال و اقوال، احوال و اذواق میں اتباع ____ محبت و نفرت میں اتباع یعنی جس سے آپ محبت کریں اس سے ہم محبت کریں، جس سے آپ نفرت کریں اس سے ہم نفرت کریں۔ محبت و نفرت کے جذبات کا صحیح استعمال یہی ہے ____

Marfat.com

میلاد شریف

○ ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر پاک کی محفل پہلے اللہ نے سجائی [۴] ــــــ پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی اُمتوں میں سجائی، آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے محفل سجائی [۵] ــــــ پھر خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سجائی [۶] ــــــ پھر اس سنّتِ الٰہی اور سنتِ انبیاء پر عمل کرتے ہُوئے صلحاء اُمّت نے محفلیں سجائیں ــــــ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ اسی محافل کے انعقاد کی اجازت دیتے ہُوئے فرماتے ہیں:

مجلس میلاد شریف اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف اور منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ [۷]

پھر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

ناجائز تو یہ ہے کہ قرآن حکیم کے حروف میں تغیّر و تحریف کر دیجائے اور قصیدے پڑھنے میں راگ اور موسیقی کے قواعد کی رعایت اور پابندی کی جائے، تالیاں بجائی جائیں۔ اگر اس طرح پڑھیں کہ کلمات قرآن میں تبدیلی واقع نہ ہو اور قصیدے پڑھنے میں شرائط موسیقی کا لحاظ نہ ہو اور غرض صحیح کے تحت پڑھے جائیں تو اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ [۸]

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ تو اُس روز جشن منانے کے قائل ہیں جس روز خواب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہو جائے ــــــ ایک روز آپ کو خواب میں تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہُوئی، آپ نے سند اجازت مرحمت فرمائی، مقام شفاعت سے حصہ بھی عطا فرمایا، آپ محرم فرزندوں کی طرح حرم شریف میں داخل ہُوئے۔ اس

Marfat.com

خوشی میں آپ نے جہاں گیر بادشاہ کے لشکر سے اہل خانہ کو تحریر فرمایا :

اس نعمت کے شکریہ میں ہم نے حکم دیا ہے کہ قسم قسم کے کھانے (پکاکر) آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی رُوحانیت کو ہدیہ کریں اور خوشی کی مجلس قائم کریں۔[۷۹]

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے بعض مکاتیب میں مولود خوانی کو منع بھی فرمایا ہے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے جو آپ نے مندرجہ بالا مکتوب میں بیان فرمائی، دوسری وجہ یہ ہے کہ عارفِ کامل اپنے مرید کا طبیبِ روحانی ہوتا ہے اور طبیب مریض کو اس کی صحت کی بقا کے لیے بعض لذیذ و نفیس ماکولات و مشروبات پر پابندی لگا دیتا ہے اور کوئی اعتراض نہیں کرتا، یہ پابندی عارضی ہوتی ہے، جسمانی صحت کے بعد اجازت دے دی جاتی ہے، اسی طرح روحانی مریضوں کا حال ہے، ان کی روحانی صحت کے لیے ایک وقت متعین تک بعض جائز اعمال سے روکا جاتا ہے، روحانی صحت کے بعد اجازت دے دی جاتی ہے۔

شفاعت

○ ——— حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نہ صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بلکہ ابرار کی شفاعت کے بھی قائل ہیں، خود آپ کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے کرم سے شفاعت میں حصہ عطا فرمایا[۸۰] ——— ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

اور اُس قیامت کے روز بدوں کے حق میں نیک لوگوں کا حضرت رحمان جل سلطانہ کی اجازت سے شفاعت کرنا حق ہے۔ پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات نے فرمایا شفاعتی لاھل الکبائر من امتی (میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے)۔[۸۱]

Marfat.com

محبّتِ اہلِ بیت وصحابہ

○ ——— اہلِ بیت اطہار، ازواجِ مطہرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے تابع ہے، جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو گی اُس کو ہر اُس شخص اور ہر اُس شے سے محبت ہو گی جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھتی ہو ——— یہ محبت کی فطرت ہے کہ محبت کرنے والا محبُوب کے دوستوں اور محبوب کی ہر شے سے محبت کرتا ہے اس لیے جو تاجدارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرتا ہے وہ یقیناً اہل بیت، ازواجِ مطہرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے ——— حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں:

> فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، پس جس کسی نے بھی اس کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔[۸۲]

اور حضرت علی کرم وجہہ الکریم کے لیے یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں:

> جس نے علی سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے علی کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے حق تعالے کو ناراض کیا۔[۸۳]

اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے یہ حدیث نقل فرمائی:

> یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! مَیں ان دونوں سے محبت کرتا ہُوں تُو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور اُس شخص سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھے۔[۸۴]

ازواج مطہرات بھی اہلِ بیت میں شامل ہیں بلکہ عرف عام میں بیوی بچوں سے مراد اہل بیت ہی ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کے لیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا :

اے میری بیٹی ! کیا اُس کو محبوب نہیں رکھتی جس سے مَیں محبت کرتا ہُوں ؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا :

جی ہاں !

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تُو بھی اس سے محبت رکھ۔[۸۵]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے لیے حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے یہ حدیث پاک نقل فرمائی :

جس نے ان اصحاب سے محبّت کی اُس نے میری محبّت کی وجہ سے ان سے محبّت کی اور جس نے اُن سے بُغض رکھا اُس نے میرے ساتھ بُغض کی وجہ سے ان سے بُغض رکھا۔[۸۶]

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ اہلِ بیت و صحابہ کرام سے متعلق یہ حدیث شریف بھی نقل فرماتے ہیں :

تم میں سے پُل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جس کو میرے اہلِ بیت اور میرے اصحاب کے ساتھ محبت ہوگی۔[۸۷]

بعض لوگوں کا اہلِ بیت کی طرف زیادہ جھکاؤ ہے اور بعض کا اصحاب کرام کی طرف، اس حد تک کہ اگر کوئی اہلِ بیت سے محبّت کرتا ہے تو اس کو شیعہ سمجھنے لگتے ہیں۔ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ اس خیال خام کی تردید فرماتے ہوئے کہتے ہیں :

وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہلِ سنّت وجماعت کو اہلِ بیت کا محب نہیں سمجھتا اور اہلِ بیت سے محبّت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبّت کرنا شیعیت نہیں بلکہ

Marfat.com

اصحاب ثلاثہ (حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم) کی شان میں تبرا (لعن طعن) کرنا شیعیت ہے اور صحابۂ کرام سے بیزاری قابلِ مذمت و ملامت ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا شیعیت ہے تو جن و انس گواہ رہیں میں شیعہ ہوں۔[۸۸]

آگے چل کر فرماتے ہیں:

اہلِ بیت کرام سے محبت رکھنا ان بزرگواروں کے نزدیک جزو ایمان ہے اور بوقت موت ایمان پر خاتمہ میں اہلِ بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا دخل ہے۔[۸۹]

سچی بات یہ ہے کہ اہلِ بیت، ازواج مطہرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ثمر ہے جس کو آپ سے محبت ہوگی یقیناً اس کو ان سب سے محبت ہوگی۔ جو تقسیم ہوا وہ محروم ہوا۔

تفضیل شیخین

○ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا آخری دور، دورِ جہانگیری تھا، جہاں گیر بادشاہ کی ملکہ نورجہاں کا تعلق شیعہ فرقے سے تھا، اس کا باپ دیوان کُل تھا اور بھائی آصف جاہ وکیل مطلق تھا۔ ان کے اختیار و اقتدار کی وجہ سے یہ خیال پھیلنے لگا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں حالاں کہ ان کی فضیلت حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی اس خیال کی اصلاح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

اور حضرات خلفاء اربعہ کی فضیلت ان کی خلافت کی ترتیب کے موافق ہے کیوں کہ اہلِ حق کا اجماع اس پر ہے کہ پیغمبروں کے بعد افضل حضرت

Marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں بعد ازاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ـــ
حضرت امیر (علی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

ابو بکر و عمر دونوں اس اُمت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھ کو ان دونوں پر فضیلت دے وہ مفتری ہے اور میں اُس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں۔[۹۰] (ترمذی شریف)

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نزدیک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اُمت محمدیہ میں سب سے افضل ہیں اور آپ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فضیلت ہے۔

محبّت و صُحبت اولیاء

○ ـــــ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی صلحاء کا ذکر فرمایا ہے،[۹۱] پھر اپنے دوستوں کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے بلند درجات، مقامات و کمالات کا ذکر بھی فرمایا ہے،[۹۲] ذکر کا مقصد ہی یہ ہے کہ ان کو یاد رکھا جائے، ان سے محبّت کی جائے، اُن کی پیروی کی جائے۔ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ خود ایک عارف کامل تھے اور اس کا ادراک رکھتے تھے کہ اولیاء کاملین کی صحبت اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں :

اس گروہ (اولیاء اللہ) کی صُحبت جو اُن کی معرفت پر مترتب ہوتی ہے، حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے، دیکھئے کس صاحبِ نصیب کو اس نعمت سے مشرّف فرماتے ہیں۔[۹۳]

دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں :

ان کی صُحبت کی برکتیں کیا بیان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ عزّ و جل کے دوست کسی شخص کو قبول کرلیں چہ جائیکہ اس کو محبّت و قرب سے ممتاز فرمائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشیں کبھی

Marfat.com

بدنصیب نہیں ہوتا۔ غرضیکہ ان کی صحبت کو غنیمت جانیں اور آدابِ صحبت کو مدِنظر رکھیں تاکہ تاثیر پیدا ہو۔[۹۴]

تیسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

اور اپنے پیر کامل کی طرف، جو اس دولت (جمعیت قلب) کے حاصل کرنے کا وسیلہ ہے، پوری توجہ کریں اور حضور و غیبت میں اس دولتِ عظمیٰ کے وسیلوں (پیروں) کے آداب کی رعایت کو اچھی طرح مدِنظر رکھیں۔[۹۵]

آپ کے ایک دوست نے حکومت میں کوئی اہم عہدہ قبول کر لیا تو اس کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

فقراء کے آستانوں کی خاک روبی، دولت مندوں کے ہاں کی صدر نشینی سے بہتر ہے۔ آج اگر یہ بات آپ کو معقول معلوم ہو یا نہ ہو، آخر کار معقول معلوم ہو جائے گی مگر اس وقت کچھ فائدہ نہ ہوگا۔[۹۶]

اس میں شک نہیں کہ مُرشد کامل کی صحبت اللہ کی عظیم نعمت ہے، یہ راز ان کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ کوئی تو بات تھی جو ہمایوں بادشاہ، شاہ محمد غوث گوالیاری کے دامن سے وابستہ ہُوا۔ شاہ جہاں بادشاہ، حضرت میاں میر علیہ الرحمہ کے دامن سے وابستہ ہُوا۔ اورنگ زیب عالم گیر، حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے دامن سے وابستہ ہُوئے۔ ڈاکٹر اقبال نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی قبر انور سے فیض پایا اور دُنیا میں اسلامی انقلاب کے داعی بنے ـــــــ اہلِ اللہ کی صحبت سے انکار کرنا حقیقت میں زندگی سے انکار کرنا ہے، جس نے کاملین کی محبت و صُحبت کا مزہ چکھا ہی نہیں وہ معذور ہے اور ایک عظیم حقیقت سے بے خبر ہے۔

Marfat.com

تصرفاتِ انبیاء و اولیاء

○ ـــــ یہ سادہ سی بات سمجھ میں آنے والی ہے کہ مختار کے جتنے قریب ہو گا، اختیار بڑھتا جائے گا ـــــ قادر کے جتنے قریب ہو گا، قدرت بڑھتی جائے گی ـــــ قوی کے جتنے قریب ہو گا، قوت بڑھتی جائے گی ـــــ یہ مناظر دُنیا میں ہم دیکھتے رہتے ہیں ـــــ انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اللہ کے محبوب اور پیارے ہیں اس لیے حسبِ درجات و مقامات اس تعالیٰ کے کرم سے اپنی قوت، قدرت، اختیار و تصرفات کو بروئے کار لاتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک مکتوب میں اپنے مشاہدات کا ذکر فرماتے ہیں جو نہایت ہی حیرت ناک ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

> مدت ہوئی بعض احباب حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بارے میں دریافت کرتے رہتے تھے۔ چوں کہ فقیر کو ان کے احوال پر پوری طرح اطلاع نہیں دی گئی تھی اس لیے جواب میں توقف کر رہا تھا ـــــ اتفاقاً آج صبح کے حلقے میں دیکھا کہ حضرت الیاس اور حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات روحانیوں کی صُورت میں تشریف فرما ہیں اور روحانی ملاقات میں حضرت علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہم عالمِ اَرواح میں سے ہیں اور حضرت حق سُبحانہٗ و تعالیٰ نے ہماری ارواح کو ایسی قدرت کاملہ عطا فرمائی ہے کہ عالمِ اجسام کی صورت میں متمثل ہو کر وہ کام انجام دیں جو عالمِ اجسام سے وقوع میں آتے ہیں۔[۹۷]

اور اولیاء اللہ کے تصرفات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

> آپ نے دریافت کیا تھا "صاحبِ تصرف پیر کسی مستعد مرید کو اپنے تصرف سے اس کی قابلیت سے زیادہ بلند مرتبے پر پہنچا سکتا ہے یا نہیں؟" ـــــ ہاں پہنچا سکتا ہے جو اس کی استعداد کے مناسب

Marfat.com

ہوں نہ کہ ان مراتب پر جو اس کی استعداد کے مناسب نہ ہوں۔[۹۸]

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نزدیک انبیا علیہم السلام اور حضرات اہل اللہ رحمہم اللہ تصرفات فرماتے ہیں۔ ان کے لیے یہ عقیدہ رکھنا کہ مر کر مٹی میں مل گئے، درست نہیں ___

وسیلۂ انبیاء و اولیاء

○ ___ وسیلہ کے بغیر انسان ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا ___ کھانے کمانے، چلنے پھرنے، لکھنے پڑھنے، سب ہی کے لیے وسیلے کی ضرورت ہے ___ دَور جدید تو وسیلوں کا دَور ہے، ان وسیلوں سے ہم دُور دراز کا سفر کر سکتے ہیں، میلوں فاصلوں سے باتیں کر سکتے ہیں اور ہجر و فراق میں وصل و ملاقات کا لُطف اُٹھا سکتے ہیں ___ وسیلوں کو ترک کر دیں تو سفرِ زندگی یکایک رُک جائے ___ اللہ نے اپنے کرم سے وسیلوں کو پیدا کیا، ہمیں شکر ادا کرنا چاہیئے، وہ اپنے کرم سے بغیر وسیلے ہی اپنے انعام و اکرام سے نواز سکتا ہے پھر بھی فرمایا وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[۹۹] (اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ) ہاں اس تک رسائی کے لیے وسیلے تلاش کرو، نیک اعمال کا وسیلہ، نیک لوگوں کا وسیلہ کہ جب نیک عمل وسیلہ بن سکتا ہے اور عمل کرنے والا تو بدرجۂ اولیٰ وسیلہ بن سکتا ہے کیوں کہ عمل اس کا تابع ہے، وہ عمل کا تابع نہیں ___ وسیلہ اسلیئے اختیار کرو تاکہ تم مراد کو پہنچو ___ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے کئی مقامات پر وسیلہ کا ذکر فرمایا، اللہ کے محبوبوں کا وسیلہ ___ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں،

> آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ کے بغیر کسی کو مطلوب تک وصول محال ہے۔[۱۰۰]

گورنر پنجاب قلیج خان کے بیٹے قلیج اللہ کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

Marfat.com

بہر حال اس گروہ (اہلِ اللہ) کی محبت کا رشتہ ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور ان لوگوں کے ساتھ التجا و عاجزی اپنا شعار بنائیں اور منتظر رہیں کہ حق سُبحانہٗ و تعالیٰ ان لوگوں کی محبت کے وسیلے سے اپنی محبت سے مشرف فرمائے اور پُوری طرح اپنی طرف کھینچ لے اور ان جنجالوں (غیر شرعی دنیوی تعلقات) سے بالکل آزاد کر دے۔[۱۰۱]

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

اور جو روشن شریعت میں مضبوط قدم رکھتے ہیں اور عالم حقیقت کو اچھی طرح پہچانتے ہیں ان سے دُعا طلب کرنی چاہیئے اور مدد لینی چاہیئے تاکہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی عنایت ان کے دریچے سے ظاہر ہو کر اپنی بارگاہ کی طرف پُوری طرح جذب کرے اور مخالفت کی اس میں کوئی گنجائش نہ رہے۔[۱۰۲]

ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

اور اسی طرح ضرورت مند لوگ زندہ اور مردہ عزیزوں (بزرگوں) سے خوف و ہلاکت کے وقت مدد طلب کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان عزیزوں کی صورتیں حاضر ہوگئی ہیں اور ان کی مصیبت کو دُور کر دیا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس عزیز کو اس مصیبت کے دُور کرنے کی اطلاع ہو جاتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔[۱۰۳]

آگے چل کر فرماتے ہیں :

اور اسی طرح سے مُرید اپنے پیروں کی مثالی صورتوں سے استفادہ کرتے ہیں اور وہ مشکلات کو حل کرتے ہیں۔[۱۰۴]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ان لوگوں کو جو ایسی باتوں میں شک یا بحث کرتے ہیں مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :

اہل اللہ پر خصوصاً جب کہ پیری و مریدی کا نام درمیان میں ہو (یعنی

Marfat.com

جب کہ وہ پیر و مرشد بھی ہو) اور فائدہ حاصل کرنے کا راستہ کھلا ہُوا ہو ، اعتراض نہیں کرنا چاہیئے اور اس کو زہر قاتل سمجھنا چاہیئے[۱۰۵]

جب غلاموں کو وسیلہ و واسطہ بنایا جا سکتا ہے تو انبیاء علیہم السلام بالخصوص تاجدار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ و واسطہ کیوں نہیں بنایا جا سکتا جس کی تائید و تصدیق قرآن سے بھی ہوتی ہے۔[۱۰۶] حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں اس درجہ تک پہنچے مگر اُمّت نبی کے واسطے سے پہنچتی ہے تو وہ پیغمبر درمیان میں حائل ہوتا ہے۔[۱۰۷]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ فرض کا اپنا ثواب ہے مگر اگر کوئی اس نیّت سے فرض ادا کرے کہ یہ صدقہ ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم کا تو مزید برکتوں سے بھی سرفراز ہو۔ آپ فرماتے ہیں :

کوئی شخص فرائض میں کسی فرض کو اَدا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ متابعت کی نیّت بھی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس فرض کو ہمارے نبی نے ادا کیا ہے اس لیے ہم بھی ادا کرتے ہیں تو اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ ادائے فرض کے ثواب کے علاوہ متابعت کا ثواب علیٰحدہ پائے اور اس نبی کے ساتھ مناسبت پیدا کرنے سے مزید برکات سے بھی مستفید ہو۔[۱۰۸]

ہم اس خیال میں اُلجھے ہُوئے ہیں کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنا کیسا ہے اور ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں جس کو کوئی زبان نقل نہیں کر سکتی اور کوئی قلم لکھ نہیں سکتا مگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ادائے فرض میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانے والا اور اس نیّت سے نماز پڑھنے والا کہ یہ نماز تو پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پڑھ کر

Marfat.com

دکھائی، یہ فرض نماز سنت سے گزر کر فرض ہوئی تو یقیناً متابعت کے ثواب اور مزید برکات سے ضرور مستفید ہوگا۔

محافلِ عُرس

○ —— عالمِ اسلام میں چند صدیوں سے یہ رواج ہوگیا ہے کہ بزرگانِ دین کے ایام وصال پر ان کی یاد میں محفل منعقد کی جاتی ہے جس میں قرآنِ کریم پڑھا جاتا ہے، کلمہ طیبہ اور درود پاک کا وِرد ہوتا ہے، نعت و منقبت بھی پڑھی جاتی ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بھی ہوتا ہے! ایسی محافل کو 'عُرس' کا نام دیا جاتا ہے —— اللہ کے محبوبوں کی یاد میں محفلیں سجانے کا تو قرآن کریم میں بھی حکم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ[۱۰۹] —— خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں[۱۱۰] —— پھر جو کچھ عُرس میں ہوتا ہے قرآن و حدیث میں اس کی تائید تو ہے ممانعت نہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ کا دہلی میں عُرس ہوتا تھا[۱۱۱] اور آپ اس میں شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

> حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے عرس کے زمانے میں دہلی پہنچ کر یہ خیال تھا کہ آپ کی عالی خدمت میں بھی حاضر ہوں کہ اس اثناء میں روانگی کی خبر پھیل گئی، مجبوراً توقف کر کے چند نامربوط کلموں سے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔[۱۱۲]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے اور اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے مُرشد کریم حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ بھی اپنے والد ماجد کا عُرس کیا کرتے تھے، چنانچہ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

> چند روز سے اس مسکین کے درد میں آرام ہے چنانچہ ڈولی میں بیٹھ کر

Marfat.com

چند گھڑیوں کے لیے اپنے پیر دستگیر (حضرت مجدد علیہ الرحمہ) قدس سرہٗ
کی مجلس عرس میں حاضر ہوا۔[۱۱۳]

ان اقتباسات سے معلوم ہوا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ خود عرس میں شریک ہوتے تھے اور سرہند میں آپ کے صاحب زادگان آپ کا عُرس کرتے اور خود شرکت فرماتے ــــــ حضرت مجدد علیہ الرحمہ عُرس کے خلاف نہ تھے بلکہ اُن اُمور کے خلاف تھے جو اس میں خلاف شرع شامل کر لیے جاتے ہیں، سو یہ عرس کے ساتھ کیا خاص ہے۔ ہر ایسی محفل کی مخالفت کی جائے گی جس میں خلاف شرع امور کا ارتکاب ہو رہا ہو۔ بعض بے کھٹکے آلات موسیقی کی اجازت دیتے ہیں اور عُرس میں مزامیر کے ساتھ قوالیاں کراتے ہیں ــــــ اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا موقف یہ ہے:

> سرود و غنا کی حرمت میں آیات و احادیث اور روایات فقہیہ اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص منسوخ حدیث یا روایت شاذہ کو سرود کے مباح ہونے میں پیش کرے تو اس کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ کسی فقیہہ نے کسی زمانے میں بھی سرود کے مباح ہونے کا فتویٰ نہیں دیا ہے۔[۱۱۴]

چادر پوشی

○ ــــــ کسی چیز کو کپڑے سے ڈھکنا اس کی تکریم کی نشانی ہے ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ پر غالبا بردیمانی کا غلاف چڑھایا ــــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قبر انور کو چادر سے ڈھکا ــــــ قرآن کریم پر کپڑے کی چولی چڑھائی جاتی ہے اور کپڑے کا جزدان بنا کر اس میں رکھا جاتا ہے ــــــ عورت و مرد کا کپڑے پہننا اور عورتوں کا چادر سے بدن کو ڈھانکنا، یہ سب انسانی وجود کی تکریم کی نشانیاں ہیں ــــــ اور تو اور بستروں پر نفیس چادریں

Marfat.com

اور فرش پر سفید چاندنیاں ، گھر والوں یا آنے والوں کے اعزاز و اکرام کی نشانیاں ہیں ، اس پر کوئی روک ٹوک نہیں ـــــ ماکولات یا مشروبات میں تحفے تحائف آتے ہیں تو خوان پوش ڈھکے ہوتے ہیں ـــــ الغرض کسی شئے کو کپڑے سے ڈھکنا اس کی تکریم کی نشانی ہے ، غالباً اس لیے بعض محتاط علماء نے بلاضرورت بزرگوں کی قبر پر صرف ایک چادر ڈالنے کی اجازت دی ہے ، پُرانی ہو جائے تو دوسری چادر ـــــ [۱۱۵]

۱۰۲۹ھ سے ۱۰۳۳ھ تک حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ جہاں گیر بادشاہ کی خواہش پر اس کے ہمرکاب رہے ، اسی زمانے میں آپ نے اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی [۱۱۶]، مزار مبارک پر مراقب تھے کہ اس دَوران مزار مبارک کی چادر بدلی گئی ، جب مراقبے سے فارغ ہُوئے تو یہ چادر خادموں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دی ، آپ نے سرد آہ کھینچی اور فرمایا :

لباسے ازیں نزدیک بہ حضرت خواجہ نہ بود
لاجرم آں را ہما لطف نمودند ۔ برائے تکفین
نگاہ داشتہ باشش [۱۱۷]

ترجمہ : اس لباس سے قریب حضرت خواجہ کے قریب کوئی لباس نہ تھا ، لامحالہ وہی عطا فرما دیا ، ہماری تکفین کے لیے یہ محفوظ رکھا جائے ۔

اس واقعہ سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ـــــ پہلی بات تو یہ کہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر چادر ڈالی جاتی تھی ، دوسری بات یہ کہ چادر بدلی جاتی تھی ، تیسری بات یہ کہ چادر مخمل و ریشم اور زردوزی کی نہ تھی ، سیدھی سادی تھی ، چوتھی بات یہ کہ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اس کو بخوشی قبول فرمایا بلکہ تبرک سمجھ کر اپنے کفن کے لیے محفوظ کرایا ، اگر آپ کے نزدیک چادر کا

Marfat.com

چڑھانا ناجائز ہوتا تو ہرگز قبول نہ فرماتے ـــــ تبرکات کی تصدیق تو خود قرآن کریم سے ہوتی ہے، تابوت سکینہ جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات سے معمور تھا اور اس کو فرشتے اُٹھا کر لائے[۱۱۸]، تبرکات نے اس کو اور مقدس کر دیا ـــــ

ایصال ثواب

○ ـــــ مرنے کے بعد انسان کی اپنی کمائی کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، ہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دوسروں کی نیک کمائی سے مرنے والوں کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے، اسی لیے بزرگوں نے ایصال ثواب کا طریقہ اپنایا ہے، اس کو روکنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی مجبور و معذور انسان کی مدد سے روکے اور یہ سراسر ظلم ہے۔ خواص اور اخص الخواص کی بات الگ ہے عام مرنے والے مسلمان اپنے عزیزوں کے اعمال خیر کے انتظار میں رہتے ہیں ـــــ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں :

> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میت قبر میں اس ڈوبنے والے کی طرح ہے جو مدد کے لیے پکار رہا ہے۔ وہ مُردہ اپنے والد، والدہ، بھائی یا دوست کی طرف سے ہر وقت دُعا کا منتظر رہتا ہے، جب قبر میں کسی کی دُعا پہنچ جاتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے[۱۱۹]

بہت سی احادیث مبارکہ سے ایصال ثواب کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ بچشم خود ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایصالِ ثواب سے مرحومین مستفیض ہو رہے ہیں، حضرت مجدد علیہ الرحمہ خود بھی کھانا پکا کر ایصالِ ثواب کیا کرتے تھے[۱۲۰] اور فاتحہ مروجہ بھی دیا کرتے تھے چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

Marfat.com

آپ نے جو نیاز درویشوں کے لیے روانہ کی تھی وہ مل گئی ہے اور اس پر سلامتی کے لیے فاتحہ بھی پڑھ دی گئی ہے۔ [۱۲۱]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا معمول تھا کہ وہ پابندی سے ایصالِ ثواب کے لیے اہل بیت اطہار کے لیے کھانا وغیرہ مخصوص فرما کر فاتحہ دیتے اور ثواب ہدیہ کرتے پھر جب دوسری بار حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور آپ نے فرمایا:

مَیں عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر کھانا کھاتا ہُوں، جس کسی کو میرے لیے طعام بھیجنا ہو وہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر بھیج دے۔ [۱۲۲]

چنانچہ آپ اہلِ بیت کیساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی شریک کرنے لگے، آپ فرماتے ہیں:

فقیر اس طعام میں حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو شریک نہ کرتا تھا، بعد ازاں حضرت صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بلکہ تمام ازواج مطہرات کو جو تمام اہل بیت میں شریک ہیں، شریک کر لیا کرتا تھا اور تمام اہلِ بیت کو وسیلہ بناتا تھا۔ [۱۲۳]

ہمارے معاشرے میں بھی ایصالِ ثواب کا رواج ہے، اس کے لیے قرآن خوانی ہوتی ہے، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا وِرد ہوتا ہے اور مرحوم کے لیے جانور ذبح کر کے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، [۱۲۴] بعض ایسے ذبیحہ کے گوشت کو محض اس لیے حرام کہتے ہیں کہ وہ کسی کے نام کیا جاتا ہے گو ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ قرآن کریم میں ایسے گوشت کی حلّت کے لیے واضح حکم موجود ہے اور منع کرنے والوں کو حد سے گزر جانے والے قرار دیا گیا ہے۔ ہم قرآن حکیم کو چھوڑ کر اپنے دل سے فیصلہ کر لیتے ہیں ــــــ ارشاد ربّانی ہے:

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا

Marfat.com

يُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ [۱۲۵]

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا، وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا، مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے۔ بے شک تیرا ربّ حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

بہرحال ایصالِ ثواب اور فاتحہ مروجہ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نزدیک جائز ہے اور وہ خود اس پر عامل رہے ہیں ——

بدعات

○ —— حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سنت پر جتنا زور دیتے ہیں اتنا ہی بدعات سے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں، یہ ہدایت کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک طبیب حاذق مباح چیزوں سے مریض کو پرہیز بتاتا ہے۔ بدعت کے بارے آپ کا موقف نہایت حکیمانہ اور مدبرانہ ہے —— اس موقف کو سمجھنے کے لیے تاریخی پس منظر کو ضرور سامنے رکھنا چاہیئے جب کہ اکبر بادشاہ نے حُکماً اسلامی شعائر پر پابندی لگا دی تھی، کفار و مشرکین اور عقلیت پرستوں کا غلبہ ہو گیا تھا، ایسے ماحول میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے احیاءِ سنت کی تحریک چلائی اور مُردہ سنّتوں کو زندہ کیا، بے شک ایک سنت ہزار مستحبات و مباحات پر بھاری ہے —— آپ فرماتے ہیں:

> پس سب سے بڑی نیکی شریعت کے رواج دینے اور اس کے حکموں میں سے کسی حکم کو زندہ کرنے میں کوشش کرنا ہے خصوصاً ایسے زمانے میں جب کہ اسلامی شعائر (نشانیاں) بالکل مٹ گئے ہوں۔ [۱۲۶]

Marfat.com

آپ نے مُردہ سنّتوں کو زندہ کرنے کی ضرور ہدایت دی مگر نہایت حزم و احتیاط سے۔ ہم مستحبات اور مباحات کو رواج دینے میں بھی اس حزم و احتیاط سے کام نہیں لیتے ــــ ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں :

صحیح احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی ایسی سُنّت کو زندہ کرے جس پر عمل اُٹھ چکا ہو اس شخص کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے ــــ لیکن اس دقیقہ کی اس قدر رعایت کریں کہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو اور ایک نیکی بہت سی بُرائیوں کے ظہور کا باعث نہ بن جائے کیوں کہ آخری زمانہ ہے اور اسلام کے ضعف کا وقت ہے۔[۱۲۷]

اگر ہم اس مومنانہ اور مجدّدانہ حزم و احتیاط کے ساتھ نیکیوں کو پھیلائیں تو بہت سے فتنے مٹ جائیں ــــ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ انحطاط کے زمانے میں سنّتوں کو چھوڑ کر بدعات میں منہمک رہنے کو ملّت کے لیے مناسب خیال نہیں فرماتے اور خود بھی بدعات سے بچنے کی دُعا مانگتے ہیں۔ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

(یہ فقیر) حضرت حق سُبحانہٗ و تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت تضرع وزاری، التجاء مسکینی، عاجزی اور انکساری کے ساتھ پوشیدہ اور ظاہر طور پر دُعا کرتا ہے کہ جو کچھ دین میں نئی نئی باتیں پیدا ہوگئی ہیں اور (لوگوں نے) ایجاد کر لی ہیں جو حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے خلفاً راشدین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں نہ تھیں اگرچہ صبح روشن کی مانند ہوں، اس ضعیف کو اس جماعت کے ساتھ جن کے لیے وہ (بدعات) مستند ہیں اس نئے کام کے کرنے میں گرفتار نہ کیجیو اور اس نئی چیز کی خوبی کا دیوانہ نہ بنائیو![۱۲۸]

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک مکتوب میں بدعات پر اظہارِ خیال کرتے ہُوئے فرماتے ہیں :

Marfat.com

مگر اس وقت جب کہ اسلام ضعیف ہے، بدعتوں کی ظلمتوں کو برداشت کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے، اس وقت متقدمین اور متاخرین کا فتویٰ جاری نہیں کرنا چاہیئے اس لیے کہ ہر وقت کے احکام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس وقت پورا عالم بدعت کی کثرت کی وجہ سے بحرِ ظلمات کی طرح نظر آرہا ہے اور سنّت کا نُور اپنی غربت و قلت کے باعث اس بحرِ ظلمات میں کرم ہائے شب افروز (جگنو) کی طرح محسوس ہو رہا ہے[۱۲۹]

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ بدعات حسنہ کے تو قائل ہیں مگر ایسی بدعات کو حسنہ قرار نہیں دیتے جو سُنّت میں کمی بیشی کر کے ایجاد کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں ان کا موقف یہ ہے:

جاننا چاہیئے کہ بعض بدعتیں جن کو علماء و مشائخ نے اچھا سمجھا ہے جب اُن کو اچھی طرح ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنّت کی رافع کرنے والی ہیں یہی حال تمام مبتدعات اور محدثات کا ہے کیوں کہ وہ سنّت پر زیادتی ہے، خواہ کسی طرح کی ہو اور زیادتی نسخ ہے اور نسخ رفع (سنّت) ہے۔[۱۳۰]

غالباً ایسی بدعات کے لیے حدیث میں آیا ہے:

جب کوئی قوم بدعت جاری کرتی ہے تو اس سے اس جیسی ایک سنّت اُٹھالی جاتی ہے۔[۱۳۱] (رواہ احمد)

دوسری حدیث میں ہے:

کوئی قوم اپنے دین میں بدعت جاری نہیں کرتی مگر اللہ تعالیٰ اس جیسی ایک سنّت ان میں اُٹھالیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس سُنّت کو قیامت تک اُن کی طرف نہیں لوٹاتا۔[۱۳۲]

جہاں تک ان بدعات کا تعلق ہے جو سنّت میں کمی بیشی کر کے ایجاد نہیں کی گئیں

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ان کی تائید فرماتے ہُوئے یہ حدیث پیش کرتے ہیں :

جس نے کسی اچھی سنّت کو جاری کیا تو اس کے لیے اس کے جاری کرنے کا اجر ہے اور جس نے اس پر عمل کیا اس کا اَجر بھی اس کے لیے ہے۔[۱۳۳]

اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہُوئے آپ فرماتے ہیں :

اس طرح ہر وہ نیک کام جو کسی اُمتی سے وجود میں آتا ہے، اس عمل کا جس قدر اَجر عامل کو ملے گا اُسی قدر اَجر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ملتا ہے بغیر اس کے کہ عامل کے اَجر میں کسی قسم کی کمی واقع ہو۔[۱۳۴]

سُبحان اللہ! چوں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم غلاموں کو نیک کام ایجاد کرنے کی اجازت دی ہے اس لیے اُمت محمّدیہ کے ہر نیک کام کا اَجر آپ کو بھی ملے گا بلکہ آپ ہی تو قاسم ہیں۔ خود تقسیم فرما رہے ہیں، خُود دے رہے ہیں، ہم کو خوش کر رہے ہیں ـــــ

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کاملین اور اخص الخواص کی طرف سے مستحبات و مباحات کو قبول کرنے اور نہ کرنے اور مستحبات و مباحات کو ان کے لیے فرض قرار دینے کی عجیب وغریب حکمتیں بیان فرماتے ہیں، قرآن کریم میں بھی ایسی بدعات کو جو رضائے الٰہی کے لیے ایجاد کی جائیں پابندی سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے[۱۳۵] ـــــ

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض نفلی عبادتوں کے ادا کرنے میں (حق تعالیٰ کی) مرضی نہیں پاتے اور اس کے ترک کا اذن پا لیتے ہیں اور کبھی نیند کو بیداری سے بہتر سمجھتے ہیں۔[۱۳۶]

ایک مکتوب میں فرماتے ہیں :

جب ان بزرگوں کے حرکات و سکنات (حق تعالیٰ کے) کے اذن پر

Marfat.com

موقوف ہیں تو بے شک دوسروں کے نفل بھی ان کے لیے فرض ہوں گے مثلاً ایک فعل شریعت کے حکم سے ایک شخص کی نسبت نفل ہے اور وہی فعل دوسرے شخص کے لیے الہامی حکم سے فرض ہے۔ پس دوسرے لوگ کبھی نوافل ادا کرتے ہیں اور کبھی مباح اُمور کے مرتکب ہوتے ہیں مگر یہ بزرگوار جب کام کو مولیٰ جل سُلطانہٗ کے اَمر و اِذن سے کرتے ہیں وہ سب فرض ہی ہوتے ہیں۔ دوسرے کے مستحب و مباح ان کے لیے فرائض کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس تحقیق سے ان بزرگوں کی بُلندی شان معلوم کرنا چاہیئے۔[۱۳۷]

مختصر یہ کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایسی بدعات کے جواز کے قائل نہیں جو سنت میں کمی بیشی کر کے ایجاد کی گئی ہوں البتہ ایسی بدعات کے علاوہ دوسری بدعات حسنہ کے جواز و استحباب کے قائل ہیں بلکہ آپ کے نزدیک اولیاء اللہ کیلئے بعض اوقات ایسی بدعات الہامی ہونے کی وجہ سے فرض کا درجہ رکھتی ہیں۔ بہرحال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے خیال میں زوال و انحطاط ملتِ اسلامیہ کے زمانے میں صرف سنت ہی پر عمل کیا جائے کیونکہ مرض دُور کیے بغیر غذا کا استعمال نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے آپ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

اوّل مرض دُور کرنا چاہیئے جو ذکر نفی و اثبات سے وابستہ ہے پھر دوسرے عبادات و حسنات جو بدن کے لیے غذائے صالح کا حکم رکھتی ہے مشغول ہونا چاہیئے۔ مرض دُور کرنے سے پہلے جو غذا کھائیں گے وہ فاسد و مفسد ہوگی۔[۱۳۸]

امام اُبو حنیفہ اور تقلید

○ ـــــــ منزل تک پہنچانے کے لیے رہبر و رہنما بنا لیا کرتے ہیں، حکمت و دانائی کا یہی تقاضا ہے ـــــــ رہنما ایک ہی ہوتا ہے بیک وقت دو رہنما نہیں ہوتے، اس لیے مسلمانوں نے اماموں کو اپنا اپنا رہنما بنایا، قیامت کے

Marfat.com

دن بھی ہم اماموں کے حوالے سے پکارے جائیں گے[۱۳۹] ـــــ یہ امام بھی اللہ کی عظیم رحمت ونعمت ہیں، چاروں[۱۴۰] نے ایک ہی چشمۂ صافی سے فیض پایا ہے پھر کیوں نہ ہم جام بھر بھر کر پئیں ـــــ تقلید زندگی کی ایک اہم ضرورت ہے ـــــ ایک تہذیبی، تمدنی اور معاشرتی ضرورت، اس کے بغیر چارہ نہیں ـــــ جو لوگ انسانی افکار اور انسانی معاشرے پر گہری نظر رکھتے ہیں وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے ـــــ دین ومذہب کے حوالے سے وہ ذات تقلید کی سب سے زیادہ مستحق ہے جو عہد نبوی سے سب سے زیادہ قریب ہو اور قرآن وحدیث فہمی میں سب سے ممتاز ہو ـــــ بلاشبہ وہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ (م ۱۵۰ھ) ہیں ـــــ آپ کی شان کیا بیان کی جائے ـــــ قرآن حکیم کی سورۂ جمعہ آیت نمبر ۲، ۳ نازل ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف اشارہ فرمایا[۱۴۱] ـــــ اس طرح آپ کا ذکر قرآن میں بھی ہے اور حدیث میں بھی ـــــ آپ کے جدِ امجد نے خاندان نبوت سے دعائیں لیں[۱۴۲] اور فیض حاصل کیا ـــــ آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت فرمائی[۱۴۳] اور ان سے فیض حاصل کیا[۱۴۴] ـــــ آپ نے احادیث اور فتاویٰ کے ان نادر مجموعوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا جو صحابۂ کرام نے مدوّن کئے تھے ـــــ آپ نے احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ اس وقت مدوّن فرمایا جب بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف وغیرہ کتب احادیث بھی مدوّن نہ ہوئی تھیں[۱۴۵] ـــــ آپ نے کوفہ میں صحابیٔ رسول، فقیہہ اُمت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مسند پر بیٹھنے کا شرف حاصل کیا[۱۴۶] ـــــ آپ نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ پر برسوں غور وفکر کرکے مسائل مستنبط فرمائے ـــــ اور قانون شریعت کا ایک عظیم ذخیرہ عطا فرما کر مستقبل میں آنے والے فقہاء پر احسان فرمایا[۱۴۷] ـــــ آپ سابقون الاولون کے پیروکار تھے جن سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے راضی[۱۴۸] ـــــ آپ کا عہد مبارک خیر القرون کی بشارت سے مشرف ہوا[۱۴۹] ـــــ آپ ملتِ اسلامیہ کے عظیم محسن ہیں ـــــ سعادت مند محسن کا احسان مانتے ہیں، بدبخت و

Marfat.com

بدنصیب احسان فراموش ہوتے ہیں ____ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ملّتِ اسلامیہ کے اُن سعادت مندوں میں ہیں جنہوں نے امام ابُوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احسانات یاد رکھے اور ملّتِ اسلامیہ کو انکے بے مثال علم وتقویٰ سے آگاہ فرمایا ____ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے وضو کے مستحبات میں سے کسی ایک مستحب کے ترک ہونے کی وجہ سے چالیس سال کی نمازوں کو قضا فرمایا تھا۔[۱۵۰]

غور فرمائیں جس کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم ہو کہ دورِ جدید کے علماء کی ایک جماعت بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی وہ ملّت کی امامت کے لائق نہ ہوگا تو کون ہوگا؟ ____ حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام ابوحنیفہ، حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ تھے۔[۱۵۱] خاندان نبوت کا یہی فیض ہے جس نے فقہ حنفی کو بہت بلند کردیا ہے ____ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے رُوحانی مشاہدات بیان کرتے ہُوئے فرماتے ہیں :

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعیہ کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں اور نبوّت کے کمالات کو فقہ حنفی کے ساتھ مناسبت ہے۔[۱۵۲]

پھر اسی مکتوب میں آگے چل کر فرماتے ہیں :

اور اس وقت حضرت خواجہ پارسا قدس سرہٗ کی اس بات کی حقیقت بھی معلوم ہوگئی جو اُنھوں نے "فصول ستہ" میں نقل کی ہے کہ حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب پر عمل کریں گے۔[۱۵۳]

بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے مگر ایک دوسرے مکتوب میں اس کی تشریح کرتے ہُوئے فرماتے ہیں :

اور یہ جو خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ نے "فصول ستہ" میں لکھا ہے، "حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد امام ابُوحنیفہ

Marfat.com

کے مذہب کے موافق عمل کریں گے"۔۔۔۔ ممکن ہے کہ اس مناسبت کے باعث لکھا ہو جو کہ امام ابُو حنیفہ کو حضرت رُوح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلٰوۃ والسلام کے ساتھ ہے یعنی حضرت رُوح اللہ کا اجتہاد حضرت امام اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا نہ یہ کہ وہ ان کے مذہب کی تقلید کریں گے کیوں کہ آپ علیٰ نبینا و علیہ الصلٰوۃ والسلام کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ علمائے اُمت کی تقلید کریں[۱۵۴]۔۔۔۔

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ، پیروئ سنّت میں امام ابو حنیفہ کی استقامت کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:

عجیب معاملہ ہے کہ امام ابُو حنیفہ سُنّت کی پیروی میں سب سے پیش پیش ہیں حتیٰ کہ احادیث مرسل کو احادیث مسند کی طرح متابعت کے لائق جانتے ہیں اور اُن کو اپنی رائے پر مقدم کرتے ہیں اور اس طرح صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر علیہ و علیہم الصّلوٰۃ والتسلیمات کی شرف صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم رکھتے ہیں، دوسروں کا حال ایسا نہیں ہے۔[۱۵۵]

اسی لیے امام ابُوحنیفہ نے وہ مقام حاصل کیا جو دوسرے حاصل نہ کر سکے چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کی مثال حضرت عیسیٰ رُوح اللہ کی مانند ہے جنہوں نے ورع و تقویٰ کی برکت اور سنّت کی متابعت کی بدولت اجتہاد و استنباط میں وہ بلند مقام حاصل کیا ہے کہ دوسرے حضرات کی فہم اس کے سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے۔[۱۵۶]

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ورع و تقویٰ اور کمال اتباع سنّت نبوی نے انکو فقہ کا دریائے بیکراں بنا دیا۔۔۔۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بلا تکلف و تعصب کہا جا سکتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر

Marfat.com

میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے[۱۵۷]

آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

اور ظاہری طور پر بھی جب ملاحظہ کیا جاتا ہے تو اہلِ اسلام کا سوادِ اعظم (اکثریت) امام ابو حنیفہ علیہم الرضوان کا متبّع ہے[۱۵۸]

حضرت مجدّد علیہ الرحمہ امام ابو حنیفہ کی شان اجتہاد پر گفتگو کرتے ہوئے مخالفین کے بارے میں ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

وہ ان کے اجتہادات کو دقّت معانی کے باعث کتاب وسنّت کے مخالف جانتے ہیں اور ان کو اور ان کے اصحاب کو، اصحاب رائے خیال کرتے ہیں، یہ سب کچھ ان کے علم کی حقیقت و درایت تک نہ پہنچنے اور ان کے فہم و فراست پر مطلع نہ ہونے کی وجہ سے ہے ـــــ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے آپ کی فقاہت کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے، فرماتے ہیں:

الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفہ

(سب کے سب فقہاء ابو حنیفہ کی عیال ہیں)

ان کم نظر معترضین کی جرأت پر افسوس ہے کہ اپنے قصور کو دوسروں کی طرف منسوب کرتے ہیں[۱۵۹]

حضرت مجدّد علیہ الرحمہ نے بجا طور پر اظہار افسوس فرمایا، ایسے عظیم الشان ہستیوں کی تقلید سے انکار کرنا اور دَورِ جدید کے کسی عالم کو اپنا پیشوا و امام بنانا انصاف اور دانائی کے سراسر خلاف معلوم ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث کا مطلب ومفہوم سمجھنے کے لیے کسی نہ کسی عالم کی ضرورت تو ہوگی، تو اس فطری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے خیر القرون کو چھوڑ کر شرّ القرون کے کسی مولوی کی تقلید کرنا نہایت ہی حیرت ناک ہے اور امام ابو حنیفہ کے ورع و علم کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی باتیں نہ ماننا اور بھی حیرت انگیز ہے ـــــ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایسے

Marfat.com

مخالفین کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حق سبحانہ وتعالیٰ ان حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ دین کے پیشوا اور اہلِ اسلام کے سردار کی دل آزاری نہ کریں اور اسلام کے سوادِ اعظم کو ایذا نہ دیں۔[۱۶۰]

آگے چل کر اسی مکتوب میں بڑی دل لگتی بات فرمائی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

وہ لوگ جو دین کے اکابر کو 'صاحب رائے' جانتے ہیں اگر وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ بزرگوار اپنی رائے سے حکم کرتے تھے اور یہ کتاب و سنّت کی متابعت چھوڑ دیتے تھے تو ان کے فاسد خیال کے مطابق اہلِ اسلام کا سوادِ اعظم گمراہ اور بدعتی ہوا بلکہ گروہِ اسلام سے بھی باہر ہوگا۔ اس قسم کا اعتقاد وہی بے وقوف جاہل کرسکتا ہے جو اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا پھر وہ زندیق جس کا مقصد دینِ اسلام کے نصف حصّہ کو باطل کرنا ہے۔[۱۶۱]

حقیقت یہ ہے کہ ملّت اسلامیہ میں جن افکار و نظریات نے انتشار پیدا کیا یا جو افکار و نظریات انتشار پیدا کر رہے ہیں وہ دَورِ غلامی کی یادگار ہیں، ہماری آزادی بھی دَورِ غلامی سے کم نہیں، اس لیے ان افکار و نظریات کی حقیقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ——— راقم کے نزدیک مذہبی سطح پر دَورِ جدید میں جو نئے نئے افکار آرہے ہیں ان کا تعلق سیاست اور صرف سیاست سے ہے۔ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے جس کے نرغے میں پورا عالمِ اسلام ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ملّت اسلامیہ کے لیے تقلید کو لازمی قرار دیتے ہیں، آپ کے نزدیک اولیاء اللہ اور صوفیاء باوجود اپنی عظمت و بزرگی کے تقلید کے مکلّف ہیں ——— ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

احکامِ اجتہادیہ میں مجتہدین کرام کی تقلید کرنے میں ولایت خاصہ والے حضرات، عام مومنین کے برابر ہیں، ان کے کشوف و الہامات ان کو

Marfat.com

فضیلت نہیں بخشتے اور تقلید سے باہر نہیں نکالتے ــــ حضرت ذوالنون مصری، بایزید بسطامی، جنید بغدادی اور شیخ شبلی (رحمہم اللہ تعالیٰ) احکام اجتہادیہ میں عام مومنین زید، عمر، بکر اور خالد وغیرہ کے ساتھ مجتہدین کی تقلید کرنے میں مساوی ہیں، ہاں ان بزرگوں کی بزرگی دوسرے امور میں ہے۔ ۱۶۲

اللہ اکبر! حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی نظر میں امام ابُوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا کتنا بلند مقام ہے کہ جلیل القدر اولیائے کرام بھی ان کی تقلید کے مکلف ہیں پھر اوروں کی بات کیا کی جائے؟ ــــ

جب ائمہ اربعہ یا سلف صالحین کی پیروی کی بات کی جاتی ہے تو بعض حضرات یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ کفّار و مشرکین بھی یہی کہا کرتے تھے کہ اگلوں سے یہی چلا آرہا ہے، ہمارے آباؤ اجداد یہی کرتے رہے ہیں ــــ اللہ اکبر! کفار و مشرکین کے آباؤ اجداد تو کفّار و مشرکین ہی تھے اس لیے ان کے قول کو اُن مسلمانوں پر منطبق کرنا جن کے آباؤ اجداد پاک باز و پارسا تھے، دوسرے لفظوں میں یہ کہنا ہے کہ معاذ اللہ وہ کفّار و مشرکین کے مثل تھے۔ یہ کہنا کتنی بڑی جُرأت ہے؟ ــــ سورۂ فاتحہ میں انہیں پاک بازوں کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے مولیٰ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے ــــ حیف! کہنے والے نے کچھ نہ سوچا اور کیا کہہ گیا؟ ۱۶۳ ــــ

حضرت الف ثانی علیہ الرحمہ سلف صالحین کی اتباع و پیروی کے بغیر نجات کو ناممکن قرار دیتے ہیں۔ ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

تمام تقریروں کا خلاصہ اور تمام نصیحتوں کا لب لباب دیندار لوگوں اور صاحب شریعت حضرات کی صحبت میں خوش رہنا ہے۔ دین و شریعت کا پابند ہونا اہل سنّت و جماعت کے طریقے کے سلوک سے وابستہ ہے جو عام فرقہ ہائے اسلامیہ کے درمیان فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا فرقہ) کے نام سے منسوب ہے۔ ان بزرگوں کے اتباع کے بغیر نجات

Marfat.com

نا ممکن ہے اور ان لوگوں کی آراء کی پیروی کے بغیر فلاح دشوار ہے ، اس بات پر تمام عقلی ونقلی اور کشفی دلائل شاہد ہیں ۔ ان میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے ـــــ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں کے صراطِ مستقیم سے رائی کے دانے کے برابر بھی ہٹ گیا ہے تو اس کی صحبت کو زہر قاتل جاننا چاہیئے ، اس کی مجالست کو سانپ کا زہر سمجھنا چاہیئے ۔[۱۶۴]

حضرت مجدّد علیہ الرحمہ نے سچ فرمایا بے شک ایسے پراگندہ خیالوں کی صحبت عمر رسیدہ ، صحیح العقیدہ مسلمانوں پر اثر انداز ہوتی ہے ، یہ راقم کا ذاتی مشاہدہ ہے ۔ اس لیے حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نہایت ہی سخت لہجے میں ایسے آزاد خیالوں کی صحبت سے دُور رہنے کی ہدایت فرمائی ہے ، اکبر بادشاہ کے زمانے میں ہمارے زمانے کی طرح بہت سے آزاد خیال اور بے لگام مسلمان پیدا ہو گئے تھے ـــــ اگر ایمان واسلام محبوب ہے تو حضرت مجدّد علیہ الرحمہ کی اس نصیحت کو یاد رکھنا چاہیئے ـــــ

ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں :

بے باک ، (آزاد خیال) طالب علم خواہ کسی فرقے سے ہوں دین کے چور ہیں ۔ ان کی صحبت سے پرہیز کرنا ضروریات دین میں سے ہے ۔ یہ فتنہ فساد جو دین میں پیدا ہو گیا ہے اس جماعت کی بدبختی کی وجہ سے ہے کہ انھوں نے دنیاوی اسباب کی خاطر اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر دیا ہے ۔[۱۶۵]

انسان صحبت سے بنتا ، بگڑتا ہے اس لیے اچھی اور بُری صُحبت میں تمیز ہی انسان کو انسان بناتی ہے ـــــ اگر یہ تمیز نہیں تو انسان ، انسان ہی نہیں ـــــ اللہ تعالیٰ ہم کو حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ! اِنھیں کا نقشِ قدم 'صراط مستقیم' ہے ، اِنھیں کے افکار و خیالات

Marfat.com

'حبل اللہ' ہیں ___

آیئے

انتشار و افتراق کے اس تاریک دور میں اللہ کی اِس رسّی کو مضبوطی سے تھام لیں اور قدم سے قدم ملا کر چلیں، منزل ہمارا انتظار کر رہی ہے

۲، رجب المرجب ۱۴۱۷ھ
۱۴، نومبر ۱۹۹۶ء
شب جمعۃ المبارک

احقر
محمد مسعود احمد

۲/۱۷- سی، پی- ای- سی- ایچ سوسائٹی
کراچی ___ ۷۵۴۰۰

Marfat.com

حواشی اور حوالے

۱؎ قرآن حکیم، سورۃ التین، آیت نمبر۴ ۲؎ قرآن حکیم، سورۃ الرحمٰن، آیت نمبر۴

۳؎ قرآن حکیم، سورۃ العلق، آیت نمبر۴ ۴؎ قرآن حکیم، سورۃ الحج، آیت نمبر ۷۸

۵؎ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر۱۶۴ ۶؎ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۲۹

۷؎ قرآن حکیم، سورۃ الفاتحہ، آیت نمبر ۵-۶ ۸؎ قرآن حکیم، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۱۵۳

۹؎ تفصیلی حالات کے لیے مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ فرمائیں:

(ا) بدرالدین سرہندی: حضرات القدس، لاہور

(ب) بدرالدین سرہندی: مجمع الاولیاء (۱۶۳۴ء)، انڈیا آفس لائبریری، لندن

(ج) محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۸۳ء

(د) محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، کانپور ۱۸۹۰ء

(ھ) احمد رضا خان بریلوی: الطائب التہانی فی مجدد الف ثانی (قلمی) ۱۳۰۲ھ/۱۹۰۷ء

۱۰؎ اقبال: بال جبریل، لاہور ۱۹۴۷ء، ص ۲۱۲

۱۱؎ ایضاً، ص ۲۱۱ ۱۲؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم (ترجمہ اُردو) ادارۂ مجددیہ، کراچی ۱۹۹۱ء، مکتوب نمبر ۲۲، ص ۷۹

۱۳؎ ایضاً، جلد سوم مکتوب نمبر ۸۷، ص ۲۴۷ ۱۴؎ ایضاً، جلد دوم مکتوب نمبر ۲، ص ۳۵

۱۵؎ ایضاً، جلد سوم (ترجمہ اُردو) ادارۂ مجددیہ، کراچی ۱۹۹۳ء، مکتوب نمبر ۳۷، ص ۵-۲۰۴

۱۶؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد سوم، مکتوب نمبر ۱۰۶، ص ۳۲۶

۱۷؎ ایضاً: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب نمبر ۶، ص ۳۸

۱۸؎ بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، سیالکوٹ، ص ۴، ۵

۱۹؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب نمبر ۱۶، ص ۶۵

Marfat.com

۲۰ے احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم، مکتوب نمبر ۶۸، ص ۲۵۲

۲۱ے ایضاً، مکتوبات، جلد اوّل (ترجمہ اُردو) حصہ دوم، ادارۂ مجددیہ، کراچی، مکتوب نمبر ۲۱۷، ص ۱۰۲

۲۲ے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ (م ۱۴۸ھ) کے بعد حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ (م ۲۶۱ھ) کا نام آتا ہے کیوں کہ آپ نے طریقہ اویسیہ میں حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا۔ پھر ان کے بعد ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ (م ۴۲۵ھ) کا، کیوں کہ آپ نے بایزید بسطامی کی روحانیت سے سلوک کی تربیت پائی (سفینۃ الاولیاء، کانپور، ۱۸۸۴ء، ص ۴۷) مشائخ سلسلۂ نقشبندیہ نے اسی طریقۂ اویسیہ کو فضیلت دی۔ نیچے اس سلسلے کے اُن مشائخ کا نام لکھا جاتا ہے جو طریقۂ اویسیہ میں شامل نہیں تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بعد ان مشائخ کے نام آتے ہیں :

۱۔ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ (م ۱۸۳ھ)، بغداد

۲۔ امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ (م ۲۰۸ھ)، بغداد

۳۔ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ (م ۲۰۰ھ)، بغداد

۴۔ حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ (م ۲۵۰ھ)، بغداد

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کے بعد ان مشائخ کے نام آتے ہیں :

۱۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ (م ۲۹۷ھ)، بغداد

۲۔ حضرت ابی علی احمد الروزباری (م ۳۲۲ھ)، مصر

۳۔ حضرت علی حسن بن احمد الکاتب علیہ الرحمہ (م ۳۴۶-۵۶ھ)، مصر

۴۔ حضرت سعید بن سلام المغربی علیہ الرحمہ (م ۳۷۳ھ)، نیشاپور [۲۳]

۵۔ حضرت ابوالحسن علی خرقانی علیہ الرحمہ (م ۴۲۵ھ)، طوس

۶۔ حضرت ابی القاسم علی الگرگانی علیہ الرحمہ (م ۴۵۰ھ)، مصر

۲۳ے عبدالحمید طہماز : العلامۃ المجاہد الشیخ محمد الحامد رحمہ اللہ تعالیٰ، مطبوعہ دمشق ۱۹۸۱ء، ص ۲۰۹-۲۱۰۔

Marfat.com

۲۴ھ شیخ محمد صالح زواوی : نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات ، مکۃ مکرمہ ، سنہ ۱۳۰۰ھ ، ص ۳۰

۲۵ھ محمد ہاشم جان مجددی : بیاض قلمی محررہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۶۳ء ، کراچی

۲۶ھ صدیق حسن خاں : تقصار الجیود الاحرار من تذکار جنود الابرار ، بھوپال ، ص ۳۴۶

۲۷ھ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے تفصیلی حالات کے لیے مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں:

(ا) ڈاکٹر حسن رضا خاں : فقہ اسلامی میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کی خدمات ، پٹنہ ، سنہ ۱۹۸۱ء ، مقالۂ ڈاکٹریٹ پٹنہ یونیورسٹی ، انڈیا

(ب) ڈاکٹر مجید اللہ قادری : کنز الایمان اور دیگر معروف قرآنی اُردو تراجم ، مقالۂ ڈاکٹریٹ کراچی یونیورسٹی ، کراچی سنہ ۱۹۹۳ء ، پاکستان

(ج) ڈاکٹر محمد عبد الباری صدیقی : حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے حالات اور اصلاحی کارنامے ، مقالۂ ڈاکٹریٹ سندھ یونیورسٹی ، جام شورو ، سندھ سنہ ۱۹۹۳ء ۔

(د) ڈاکٹر محمد مسعود احمد : محدث بریلوی ، کراچی سنہ ۱۹۹۳ء ۔

(ھ) ڈاکٹر اوشا نیال : سنی اسلام اور احمد رضا خاں بریلوی ، مطبوعہ دہلی سنہ ۱۹۹۴ء ، مقالۂ ڈاکٹریٹ کولمبیا یونیورسٹی ، امریکہ ۔ (انگریزی)

(و) ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد : فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی جائزہ ، کراچی سنہ ۱۹۹۱ء ۔

(ز) ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی : اُردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی ، بریلی (۱۹۹۶ء) مقالۂ ڈاکٹریٹ روہیلکھنڈ یونیورسٹی ، بریلی ۔

۲۸ھ مولانا احمد رضا خاں بریلوی : مکتوبات ، مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۸۶ء ، ص ۹۱

۲۹ھ تفصیلات کے لیے راقم کا مقالہ :

"حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال" ، سیالکوٹ سنہ ۱۹۸۰ء مطالعہ فرمائیں ۔ اس کا انگریزی ترجمہ ادارۂ مسعودیہ نے سنہ ۱۹۹۶ء میں کراچی سے شائع کر دیا ہے ۔ مسعود

۳۰ھ اقبال : بالِ جبریل ، لاہور ، ص ۱۷

۳۱ھ اقبال : بالِ جبریل ، لاہور ، ص ۱۸

Marfat.com

۳۲ اس وقت دُنیا میں مختلف جماعتیں مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں، جو غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے گومگو کے عالم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایک عیسائی نومسلم، آکسفورڈ یونیورسٹی کے سابق پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نے اس گُتھی کو بڑی آسانی سے سُلجھا لیا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ سارے جہاں کے دُشمنانِ اسلام، اہلِ سنّت و جماعت عوام اور حکومتوں کے دُشمن ہیں باقی اسلام کے سارے دعویداروں کے ظاہر یا باطن میں معین و مددگار ہیں اس لیے سچا اسلام وہی ہے جو علماء اہل سنّت و جماعت پیش کر رہے ہیں۔ مسعود

۳۳ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۹۳، ص ۵۰

۳۴ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، حصّہ دوم، مکتوب نمبر ۲۶۶، کراچی، ص ۲۵۳

نوٹ: سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے علاوہ تقریباً تمام سلاسل، 'وجودیت'، یا 'ظلیت' کے قائل ہیں لیکن مولانا احمد رضا خاں بریلوی "ظلیت" کے قائل ہونے کے باوجود فرماتے ہیں:

"حاش للہ! اللہ، اللہ ہے اور عبد، عبد ہے
ہرگز عبد نہ اللہ ہو سکتا ہے نہ اللہ عبد
ہو سکتا ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، ص ۳۴-۳۲!)

آپ نے مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا گہرا مطالعہ فرمایا تھا، الوہیت اور عبدیت کے اس تصور سے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے تصور وحدۃ الشہود کی تائید ہوتی ہے۔ مسعود

۳۵ احمد سرہندی، مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۱۱، ص ۲۹۶

۳۶ ایضاً، ص ۲۹۶

۳۷ ایضاً، جلد دوم مکتوب نمبر ۶۷، ص ۲۳۴-۲۳۵

۳۸ ایضاً، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۲۶۷

۳۹ ایضاً، جلد اول، مکتوب نمبر ۲۸۳

۴۰ احمد سرہندی: مکتوبات، مکتوب نمبر ۶۷، جلد دوم، ص ۳۷-۲۳۶

Marfat.com

۴۱ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد اوّل (ترجمہ اُردو) حصہ اوّل ، ادارۂ مجددیہ ، کراچی ۱۹۸۸ء
مکتوب نمبر ۸۴ ۴۲ ایضاً ، مکتوب نمبر ۱۵۲

۴۳ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد اوّل ، حصہ اوّل ، مکتوب نمبر ۴۳

۴۴ ایضاً ، مکتوب نمبر ۸۷ ۴۵ ایضاً مکتوب نمبر ۶۵

۴۶ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد اوّل ، حصہ دوم ، مکتوب نمبر ۱۸۴

۴۷ ایضاً ، جلد اوّل ، مکتوب نمبر ۲۴۹ ۴۸ ایضاً ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۱۳

۴۹ احمد سرہندی : مکتوبات ، مکتوب نمبر ۹۳ ، جلد دوم ، کراچی ، ص ۲۹۹

۵۰ اقبال : بالِ جبریل ، لاہور ۱۹۴۷ء ، ص ۲۱۱

نوٹ : مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے سجدۂ تعظیمی کی حرمت کے بارے میں ایک فاضلانہ مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :

الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیۃ (۱۳۳۷ھ/۱۹۱۸ء)

یہ مقالہ قابلِ مطالعہ ہے ۔ مسعود

۵۱ قرآن کریم ، سورۂ مائدہ ، آیت نمبر ۱۵ ۵۲ قرآن کریم ، سورۂ کہف ، آیت نمبر ۱۱

۵۳ قرآن کریم ، سورۂ انعام ، آیت نمبر ۹

۵۴ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۱۰۰ ، ص ۳۰۹

۵۵ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۶۴

۵۶ ایضاً ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۹۴ ، ص ۳۰۴

۵۷ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۶۴ ، ص ۱۸۸

۵۸ قرآن کریم ، سورۂ نحل ، آیت نمبر ۹۷ ۵۹ قرآن کریم ، سورۂ بقرہ ، آیت نمبر ۱۵۴

۶۰ قرآن کریم ، سورۂ یونس ، آیت نمبر ۶۴

۶۱ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۱۶ ، ص ۶۵

۶۲ ایضاً ، مکتوب نمبر ۱۶ ، ص ۶۵ ۶۳ ایضاً ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۱۰۰ ، ص ۳۱۰

۶۴ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۷ ، ص ۴۱

Marfat.com

۶۵ قرآن کریم، سُورۂ ابراہیم، آیت نمبر ۱۰ / سُورۂ انبیاء، آیت نمبر ۳۰
سُورۂ مومنون، آیت نمبر ۲۴-۳۰ / سُورۂ شعرآء، آیت نمبر ۱۸۶
سُورۂ یٰسٓ، آیت نمبر ۱۵ / سُورۂ ہُود، آیت نمبر ۲۷

۶۶ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اوّل، حصّہ دوم، مکتوب نمبر ۲۶۸، ص ۲۹۶

۶۷ قرآن حکیم، سُورۂ یوسف، آیت نمبر ۶۸ / آیت نمبر ۹۶ / آیت نمبر ۲۲ /
سُورۂ قصص، آیت نمبر ۱۴ / سورۂ کہف، آیت نمبر ۶۵

۶۸ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اوّل، حصّہ اوّل، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷۵/-۲۷۴

۶۹ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد سوم، مکتوب نمبر ۱۸، ص ۶۹

۷۰ (ا) ایضاً، جلد اوّل، حصّہ اوّل، مکتوب نمبر ۶۵، ص ۲۰۵
(ب) ایضاً، جلد اوّل، حصّہ اوّل، مکتوب نمبر ۱۱۸، ص ۳۰۵

۷۱ بعض حضرات کا خیال ہے کہ مسلمانوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور محبّت و اُلفت سے متعلق آیات بیان نہ کرنی چاہیئے کہ لوگ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ! یہ بات راقم سے دو عمر رسیدہ علماء نے کہی۔ ایک کا تعلق مسلک دیوبند سے تھا دوسرے کا تعلق مسلک ابن عبدالوہاب نجدی سے تھا۔ یہ بات راقم کے لیے حیران کُن تھی۔ مسعود

۷۲ قرآن کریم، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۳۱

۷۳ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اوّل، حصّہ اوّل، مکتوب نمبر ۴۲، ص ۱۵۴

۷۴ قرآن حکیم، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۸۱ ۷۵ قرآن حکیم، سورۂ صف، آیت نمبر ۶

۷۶ محمد امیر شاہ گیلانی: شرح شمائل ترمذی، لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۳۲۸، اَبُوداوُد شریف،
ج ۲، ص ۳۳۶

۷۷ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۷، ص ۲۰۴

۷۸ ایضاً، مکتوب نمبر ۲۷، ص ۲۰۴ ۷۹ ایضاً، مکتوب نمبر ۱۰۷، ص ۳۲۶

۸۰ ایضاً، جلد اوّل، حصّہ دوم، مکتوب نمبر ۲۷۳

Marfat.com

۸۱؎ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۱۷ ، ص ۵۹

۸۲-۸۳؎ ایضاً ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۳۶ ۸۴؎ ایضاً ، ص ۱۲۵

۸۵؎ ایضاً ، ص ۱۲۶

۸۶؎ (ا) ایضاً ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۳۶ (ب) ایضاً ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۳۰۲

(ج) ایضاً ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۹۱ (د) ایضاً ، جلد اول ، حصہ اول ، مکتوب نمبر ۱۰۳ ،

مکتوب نمبر ۱۸۷ ، مکتوب نمبر ۱۹۱ ۔ ۸۷؎ ایضاً ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۳۶ ، ص ۱۲۵

۸۸؎ ایضاً ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۳۶ ۸۹؎ ایضاً ، مکتوب نمبر ۳۶

۹۰؎ ایضاً ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۱۷ ، ص ۶۱ ؛ مکتوب نمبر ۶۷ ، جلد دوم ، ص ۲۴۲-۲۴۳

۹۱؎ قرآن حکیم ، سورۂ فاتحہ ، آیت نمبر ۶ ۹۲؎ قرآن حکیم ، سورۂ یونس ، آیت نمبر ۶۲

۹۳؎ احمد سرہندی : مکتوبات ، حصہ اول ، مکتوب نمبر ۱۰۶ ، جلد اول ، ص ۲۸۵

۹۴؎ احمد سرہندی : مکتوبات ، مکتوب نمبر ۸۷ ، جلد اول ، ص ۲۵۲-۲۵۳

۹۵؎ ایضاً ، مکتوب نمبر ۲۱۸ ۹۶؎ ایضاً ، مکتوب نمبر ۱۳۲

۹۷؎ ایضاً ، مکتوب نمبر ۲۸۲ ۹۸؎ ایضاً ، جلد اول ، مکتوب نمبر ۲۱۲ ، ص ۹۱

۹۹؎ قرآن حکیم ، سورۂ مآئدہ ، آیت نمبر ۳۵

۱۰۰؎ احمد سرہندی : مکتوبات ، مکتوب نمبر ۱۲۲ ، جلد سوم ، ص ۳۷۸

۱۰۱؎ ایضاً ، جلد اول ، مکتوب نمبر ۳۷ ، ص ۲۲۵ ۱۰۲؎ ایضاً ، مکتوب نمبر ۸۷ ، ص ۲۳۶

۱۰۳-۱۰۴؎ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۵۸ ، ص ۲۱۴

۱۰۵؎ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد اول ، مکتوب نمبر ۹۷ ، ص ۲۳۷

۱۰۶؎ قرآن حکیم ، سُورۂ نسآء ، آیت نمبر ۶۴

۱۰۷؎ احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۸۸ ، ص ۲۵۵

۱۰۸؎ ایضاً ، مکتوب نمبر ۸۸ ، ص ۲۵۵

۱۰۹؎ قرآن حکیم ، سورۂ ابراہیم ، آیت نمبر ۵

۱۱۰؎ قرآن حکیم ، سورۂ احزاب ، آیت نمبر ۵۶

Marfat.com

۱۱۱؎ راقم کے برادر اصغر ڈاکٹر محمد سعید علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۶ء) درگاہ خواجہ باقی باللہ کے سجادہ نشین اور خطیب تھے، وہی عرس کراتے تھے۔ اب ان کے صاحب زادے ڈاکٹر مجیب احمد سلمہ سجادہ نشین ہیں اور عرس کراتے ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی حافظ محمد احمد سلمہ مسجد شریف کے خطیب ہیں۔ مسعود

۱۱۲؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۲۳۳، ص ۱۴۱

۱۱۳؎ محمد معصوم: مکتوبات معصومیہ، جلد سوم، مکتوب نمبر ۶۸، ص ۱۰۸، مطبوعہ امرتسر

۱۱۴؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۲۹۳

۱۱۵؎ احمد رضا خاں: احکام شریعت، بریلی، ص ۷۰

۱۱۶؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب نمبر ۱۱

۱۱۷؎ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، لکھنو، ص ۲۸۴

۱۱۸؎ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۲۴۸

۱۱۹؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۰۴

۱۲۰؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب نمبر ۳۶

۱۲۱؎ ایضاً، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۴۲ ۱۲۲؎ ایضاً، جلد دوم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۱۱۷

۱۲۳؎ ایضاً، جلد دوم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۱۱۷

۱۲۴؎ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے فاتحہ کے لیے غیر ضروری لوازمات کو نامناسب بتایا ہے۔ مثلاً شادی کے لیے تکلف کرنا، مخصوص دن ہی میں ثواب منحصر سمجھنا، کھانا آگے رکھ کر فاتحہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

(احمد رضا خاں: الحجۃ الفائحہ لطیب التعین والفاتحہ (۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) لاہور، ص ۱۴-۱۶)

۱۲۵؎ قرآن حکیم، سورۂ انعام، آیت نمبر ۱۱۹

۱۲۶؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۴۸، ص ۱۷۵

۱۲۷؎ ایضاً، جلد سوم، مکتوب نمبر ۱۰۵

۱۲۸؎ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۸۶، ص ۳۹-۴۰

Marfat.com

۱۲۹ه احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۲۳

۱۳۰-۱۳۲ه ایضاً ، جلد اوّل ، مکتوب نمبر ۱۸۶ ، ص ۴۱ - ۴۲

۱۳۳ه ایضاً ، جلد اوّل ، مکتوب نمبر ۱۹۲ ، ص ۴۹ ؛ جلد سوم ، مکتوب نمبر ۹۴ ، ص ۲۷۹

۱۳۴ه احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۵۷ ، ص ۲۰۸

۱۳۵ه قرآن کریم ، سورۂ حدید ، آیت نمبر ۲۷

۱۳۶ه احمد سرہندی ، مکتوبات ، جلد دوم ، مکتوب نمبر ۵۵ ، ص ۲۰۴

۱۳۷ه ایضاً ، مکتوب نمبر ۵۵ ، ص ۲۰۴ ۱۳۸ه ایضاً ، جلد سوم ، مکتوب نمبر ۱۲

۱۳۹ه قرآنِ حکیم ، سورۂ اسراء ، آیت نمبر ۱۷

۱۴۰ه (ا) امام ابوحنیفہ (م ۱۵۰ھ)

(ب) امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ)

(ج) امام محمد بن ادریس شافعی (م ۲۰۴ھ)

(د) امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)

۱۴۱ه بخاری شریف ، لاہور ۱۹۹۱ء ، ج ۲ ، ص ۹۷۳ ، حدیث نمبر ۸۸۹

۱۴۲ه خطیب بغدادی : تاریخ بغداد ، مصر ۱۹۳۱ء ، ج ۱۳ ، ص ۳۲۶

۱۴۳ه معجم المصنفین ، ج ۲ ، ص ۲۳

۱۴۴ه جلال الدین سیوطی : تبییض الصحیفہ بحوالہ شرح مسلم جلد اوّل ، لاہور ، ص ۶ - ۹

۱۴۵ه کتاب الآثار بروایت محمد بن حسن ؛ حافظ ابن حجر عسقلانی : الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار

۱۴۶ه موفق بن احمد مکی : مناقب موفق ، ج ۱ ، ص ۶۴

۱۴۷ه ایضاً ، ج ۲ ، ص ۱۳۳ ؛ جلال الدین سیوطی : ذیل الجواہر ، ج ۲ ، صفحہ ۲۷

۱۴۸ه قرآن حکیم ، سورۂ بیّنہ ، آیت نمبر ۸

۱۴۹ه مشکوٰۃ ، کتاب المناقب ، باب مناقب صحابہ ، حدیث نمبر ۴

۱۵۰ه احمد سرہندی : مکتوبات ، جلد اوّل ، مکتوب نمبر ۲۹ ، ص ۱۱۲

۱۵۱ه ایضاً ، مکتوب نمبر ۲۸۹ ، ص ۳۹۷ ۱۵۲ه ایضاً ، مکتوب نمبر ۲۸۲ ، ص ۳۴۶

Marfat.com

١٥٣ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ٢٨٢، ص ٣٤٦

١٥٤ ایضاً، جلد دوم، مکتوب نمبر ٥٥، ص ٢٠١ ١٥٥ ایضاً، ص ٢٠١

١٥٦ ایضاً، ص ٢٠٠ ١٥٧، ١٥٨ ایضاً، ص ٢٠١

نوٹ: چند سال قبل ایک عرب محقق نے ائمہ اربعہ کے پیروکاروں کے اعداد و شمار جمع کیے تھے۔ اس کے مطابق حنفی کی تعداد ½ ٨٦ کروڑ تھی، شافعی کی تعداد ½ ٤ کروڑ، مالکی کی تعداد ٤ کروڑ اور حنبلی کی تعداد صرف ٤٠ لاکھ۔

مسعود

١٥٩ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب نمبر ٥٥، ص ٢٠١

١٦٠ ایضاً، ص ٢-٢٠١ ١٦١ ایضاً، ص ٢٠٢

١٦٢ ایضاً، ص ٢٠٣

١٦٣ سید محمد بن علوی مالکی حسنی نے اپنی کتاب هُوَ اللہ کے صفحہ ١٧ پر عنوان الاستدلال بالآیات فی غیر محلها الوارد میں اس طرزِ فکر کا تعاقب فرمایا ہے۔

مسعود

١٦٤ احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ٢١٣، ص ٩٣

١٦٥ ایضاً، ص ٩٣

نوٹ: جن حضرات کی عالمی سیاست پر نظر ہے اور جو رازِ درونِ خانہ سے واقف ہیں، وہ اس مکتوب کے آخری جملے کی معنویت اور گہرائی کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔

مسعود

Marfat.com

بین الاقوامی مطبوعات

(پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے بین الاقوامی سلسلے کی مطبوعات)

① عیدوں کی عید — ۱۹۹۲ء — کراچی
(عربی، فارسی، اُردو، سندھی، ہندی، انگریزی، فرانسیسی)

② علمِ غیب — ۱۹۹۴ء — کراچی
(عربی، اُردو، انگریزی)

③ تعظیم و توقیر — ۱۹۹۴ء — کراچی
(عربی، اُردو، انگریزی)

④ نسبتوں کی بہاریں — ۱۹۹۴ء — کراچی
(اُردو، انگریزی)

⑤ نئی نئی باتیں — ۱۹۹۵ء — کراچی
(اُردو، انگریزی، عربی)

⑥ عورت اور پردہ — ۱۹۹۵ء — کراچی
(اُردو، انگریزی)

⑦ قبلہ — ۱۹۹۶ء — کراچی
(اُردو، انگریزی، عربی)

⑧ سلام و قیام — ۱۹۹۶ء — کراچی
(اُردو، انگریزی)

Marfat.com

⑨ فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسنِ سلوک (اُردو ، انگریزی)		۱۹۹۶ء	کراچی
⑩ مصطفوی نظامِ معیشت (اُردو ، انگریزی)		۱۹۹۶ء	کراچی
⑪ دُعائے خلیل (اُردو ، انگریزی)		۱۹۹۶ء	کراچی
⑫ صراطِ مستقیم (اُردو ، انگریزی)		۱۹۹۷ء	کراچی
⑬ تقلید (اُردو ، انگریزی ، عربی)	(زیرِ تدوین)	۱۹۹۷ء	کراچی
⑭ رُوحِ اسلام (اُردو ، انگریزی ، عربی)	(زیرِ تدوین)	۱۹۹۷ء	کراچی

مترجمین

(پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے بین الاقوامی سلسلے اور دوسری مطبوعات کے مترجمین)

① پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر	(کوئٹہ ، بلوچستان ، پاکستان)
② پروفیسر نجم الرشید	(ایضاً)
③ محمد شفیع بلوچ	(ایضاً)
④ علامہ مفتی محمد نصر اللہ خاں افغانی	(کراچی ، سندھ ، پاکستان)
⑤ پیر فضل الرحمٰن مجددی	(ایضاً)

Marfat.com

(۶) پروفیسر عبدالرشید	(کراچی، سندھ، پاکستان)
(۷) قاضی عبدالمنان نقشبندی	(ایضاً)
(۸) پروفیسر عظیمی ایف۔ ایم۔ شیخ	(ایضاً)
(۹) پروفیسر ایم۔ اے قادر	(ایضاً)
(۱۰) نگار عرفانی	(ایضاً)
(۱۱) راقیعہ غلام محمد	(ایضاً)
(۱۲) مولانا محمد مومن رضوی	(حصیر، سندھ، پاکستان)
(۱۳) مولانا عبدالرسول قادری مگسی	(سکرنڈ، سندھ، پاکستان)
(۱۴) مولانا علی محمد نقشبندی	(گھارو، سندھ، پاکستان)
(۱۵) پروفیسر عبدالرزاق میمن	(جنگ شاہی، سندھ، پاکستان)
(۱۶) حافظ شیراز احمد پاٹولی	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
(۱۷) حافظ عبدالرزاق سکندری	(سانگھڑ، سندھ، پاکستان)
(۱۸) جاوید اقبال نورانی	(ٹنڈو جام، سندھ، پاکستان)
(۱۹) مولانا محمد رحیم ڈنو گھمڑو	(سکھر، سندھ، پاکستان)
(۲۰) پروفیسر زین الدین صدیقی	(ایضاً)
(۲۱) آنسہ فاطمہ مسعودی	(لاہور، پاکستان)
(۲۲) پروفیسر ابرار حسین	(راولپنڈی، پاکستان)
(۲۳) پروفیسر ظفر علی	(گوجرہ، پنجاب، پاکستان)
(۲۴) حاجی علی محمد میمن	(پشاور، سرحد، پاکستان)
(۲۵) مولانا محمد عبدالکریم قادری نعیمی	(ملفت گنج، بنگلہ دیش)
(۲۶) ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
(۲۷) علامہ محمد حسین	(نئی دہلی، بھارت)
(۲۸) علامہ افتخار احمد قادری	(مبارک پور، یو۔پی، بھارت)

Marfat.com

(۲۹) مولانا محمد عارف اللہ مصباحی	(مبارک پور، یو۔پی، بھارت)
(۳۰) پروفیسر محمد رحمت اللہ	(وانمباڑی، تامل ناڈو، بھارت)
(۳۱) ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	(بریلی، یو۔پی، بھارت)
(۳۲) آنسہ روبینہ عزیز	(اندور، مدھیہ پردیش، بھارت)
(۳۳) سید فخر الدین اویسی	(مدینہ منورہ، سعودی عرب)
(۳۴) پروفیسر بہجت الحباشنہ	(عمان، اُردن)
(۳۵) ڈاکٹر اے۔اے۔گوڈلاس	(جارجیا یونیورسٹی، امریکہ)
(۳۶) علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی	(ماریشس)
(۳۷) مولانا ممتاز احمد سدیدی	(قاہرہ، مصر)
(۳۸) حازم محمد احمد المحفوظ المصری	(قاہرہ، مصر)
(۳۹) ایم۔اے خطاب	(انگلستان)
(۴۰) ڈاکٹر نصیر اشرف	(روٹرڈم، ہالینڈ)
(۴۱) ڈاکٹر رضا اللہ عارف نوشاہی	(اسلام آباد، پاکستان)
(۴۲) خالد علی خاں	(بریلی، بھارت)
(۴۳) ڈاکٹر سرتاج حسین رضوی	(بریلی، بھارت)
(۴۴) قاضی وجیہہ الدین	(پشاور، پاکستان)
(۴۵) زین العابدین شاہ	(لاڑکانہ، پاکستان)
(۴۶) مولوی عبدالرحمٰن	(عورکی، سیستان و بلوچستان)
(۴۷) پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپور خاص، پاکستان)

ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

فون نمبر: ۶۶۲۶۹۹۵۔ ۶۶۳۹۶۳۱۲

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ادارہ مسعودیہ کراچی

Idara-e-Mas'udia, Karachi

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

Idara-e-Mas'udia, Karachi
ادارۂ مسعودیہ کراچی

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com